عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۲ • شمارہ نمبر ۴۵
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

آج دُنیا کو
عدلِ فاروقی رضؓ
چاہیئے

زلزلے
قحط
اور وبائیں

ہجرتِ مدینہ
تاریخِ عالم کا
سب سے اہم سفر

اسپین کا عہدِ زریں

مسلمانوں کیلئے
لمحۂ فکریہ

مسیلمۂ پنجاب مرزائے قادیانی کے کفریہ اقوال : از مولانا شاہ احمد نورانی

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want: Your money should be spent on making Muslims into Apostates?

Certainly your answer will be: No.

But you are! Unintentionally, unknowingly.

How: In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.

Do you know: A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.

What work this Centre does: It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.

Alas: Your money is used against your very Deen and you are unaware.

Realise: You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

O'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲ ● شمارہ نمبر ۴۵ ● بتاریخ ۱۱ ذیقعدہ تا ۱۷ ذیقعدہ ۱۴۱۴ھ ● بمطابق ۲۲ اپریل تا ۲۸ اپریل ۱۹۹۴ء

اس شمارے میں

۱۔ نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ——— ۴
۲۔ اداریہ ——— ۵
۳۔ آج دنیا کو عدل فاروقی رضی اللہ عنہ کی ضرورت ہے ——— ۶
۴۔ تذکرہ الصحابہ رضی اللہ عنہم۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ ——— ۸
۵۔ مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ ——— ۸
۶۔ اسپین کا عہد زریں ——— ۹
۷۔ ہجرت مدینہ۔ تاریخ کا اہم سفر ——— ۱۰
۸۔ حضرت شیخ الاسلام کا نقطہ نظر ——— ۱۲
۹۔ کبھی ایسا بھی ہوا تھا ——— ۱۳
۱۰۔ زلزلے، قحط اور وبائیں ——— ۱۴
۱۱۔ موسیقی، تباہ کن مرض ——— ۱۵
۱۲۔ طب و صحت لونگ کے کرشمات ——— ۱۶
۱۳۔ قسط وار مضامین ——— ۱۷

سرپرست
مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

مرتب
حافظ محمد حنیف ندیم

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

تزئین
خوشی محمد انصاری

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

بیرون ملک چندہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۴۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۴۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمن باوا ○ طابع: سید شاہد حسن ○ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ○ مقام اشاعت: ۱۰۳ بورڈ لائن کراچی

نعت

فاضل عثمانی

قلم ہے معطر زباں ہے معطر
ثنا سے تری جسم و جاں ہے معطر
زمیں ہے معطر زماں ہے مطر
ترے ذکر سے آسماں ہے معطر
تری رفعتوں کی کوئی حد نہیں ہے
نہاں ہے معطر عیاں ہے معطر
ہوا غلغلہ جب سے آمد کا تیری
عجم اور عرب کیا جہاں ہے معطر
شب اسریٰ تیرے نشان قدم سے
بالآخر ہوا آسماں ہے معطر
احاطہ تری عظمتوں کا ہو کیوں کر
ترے ذکر ہی سے اذاں ہے معطر
یہ توریت و انجیل و دیگر صحائف
خوشا ان میں تیرا بیاں ہے معطر
گل سر سبد وہ کہ جس کی مہک سے
ہوا سر بہ سر گلستاں ہے معطر
اخذ کر کے تیری اداؤں کو آقا
ابو بکر سا راز داں ہے معطر
ذرا شک نہیں تیرے فیض نظر سے
مری زیست کی داستاں ہے معطر
بہ توفیق رب پڑھ کے کلمے کو تیرے
ہر اک محفل پیرو جواں ہے معطر
تری مشک بو کا یہ ادنیٰ کرم ہے
کہ فاضل سا بھی مدح خواں ہے معطر

بھارت کاایک اور جرم.........؟

یہ امر باعث تعجب بھی ہے اور لائق مذمت بھی کہ گزشتہ دنوں ہندوستان حکومت نے پاکستان کے معروف صحافی ماہنامہ "صدائے مجاہد" پندرہ روزہ "صوت کشمیر" کے مدیر محمد مسعود اظہر کو مقبوضہ کشمیر کے ضلع اسلام آباد سے اس وقت گرفتار کرلیا ہے جب وہ کشمیری عوام سے ان پر بیتنے والے مظالم کا احوال معلوم کررہے تھے ممتاز صحافی کی بحیثیت صحافی کے گرفتاری ہی بین الاقوامی قوانین کی صریح خلاف ورزی تھی مگر بھارتی حکومت نے ان پر ایک گوریلا تنظیم حرکت الانصار کے کمانڈر ہونے کا الزام لگاکر اپنے مکروہ اقدام کو مکروہ تر کردیا ہے۔ جب سے مقبوضہ کشمیر کی تحریک آزادی نے فیصلہ کن رخ اختیار کیا ہے اور وہاں کے عوام نے سیاسی عمل کے ذریعے اپنی آزادی کو ناممکن سمجھ کر مسلح جہاد شروع کیا ہے تب سے بھارتی حکومت نے یہ واویلا شروع کررکھا ہے کہ پاکستان کشمیر کی مسلح جدوجہد میں شریک ہے اور وہ مجاہدین کو ٹریننگ اور اسلحہ فراہم کررہا ہے مگر وہ آج تک کسی بھی بین الاقوامی فورم پر اس دعوے کا کوئی ثبوت پیش نہیں کرسکا ہے یہی وجہ ہے کہ جب اسے مقبوضہ کشمیر میں ایک پاکستانی صحافی اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے نظر آیا تو اس نے موقع غنیمت جان کر انہیں گرفتار کرلیا اور پہلے سے گرفتار کچھ مجاہدین کے ساتھ پریس کے سامنے پیش کرکے یہ دعوی کرڈالا کہ دیکھا ہم نہ کہتے تھے کہ پاکستان مقبوضہ کشمیر کی عسکری جدوجہد میں ملوث ہے ہم نے پاکستان سے تعلق رکھنے والے ایک کمانڈر کو گرفتار کرلیا ہے۔ حالانکہ اگر بھارتی حکام سے پوچھا جائے کہ ذرا بتایئے تو کہ آپ نے ضلع اسلام آباد میں مجاہدین کی طرف سے ہونے والی کونسی کارروائی میں ان کمانڈر کو گرفتار کیا ہے یا اگر کسی ٹھکانے پر چھاپا مار کر گرفتار کیا ہے تو کتنا اور کونسا اسلحہ آپ نے اس کمانڈر سے برآمد کیا؟ تو نہ ہی بھارتی حکام کے پاس اس کا کوئی جواب ہوگا اور نہ ہی کوئی ثبوت جبکہ اس بات کے ثبوت بے شمار ہیں کہ جسے بھارتی حکام کمانڈر قرار دے کر فریب کاری کررہے ہیں وہ پاکستان سے شائع ہونے والے ایک ماہنامے اور ایک پندرہ روزے کے مدیر اور ایک صحافی تنظیم اسلامک یونین آف جرنلسٹس کے ممبر ہیں اور وہ باقاعدہ ویزے پر پہلے بھارت اور اس کے بعد مقبوضہ کشمیر گئے اس لئے بھارتی حکومت کو چاہئے کہ وہ فوری طور پر انہیں رہا کردے اس کے ساتھ ہم حکومت پاکستان سے بھی یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے ملک کے صحافی کی رہائی کے لئے بھارت سے اعلی سطح پر رابطہ کرے ورنہ کل کلاں اس سے بھی بڑے گھناؤنے اقدام کا بھارت مرتکب ہوسکتا ہے۔

آہ! مولانا عبدالروف جتوئی عبدالازہری

مولانا عبدالروف جتوئی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جیالے' بے باک اور ہونہار مبلغ تھے وہ عرصہ دراز سے مرکزی دارالحکومت اسلام آباد کے حلقہ میں دفتر کو سنبھالے ہوئے تھے ان کی تبلیغی سرگرمیوں کا دائرہ سیالکوٹ سے ہزارہ ڈویژن تک وسیع تھا۔ وہ شعلہ بیان مقرر تھے۔ کافی عرصہ حضرت مولانا تاج محمود کی زیر ادارت شائع ہونے والے ہفت وار لولاک سے بھی وابستہ رہے وہ تعلیم سے فراغت کے بعد ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ ہوگئے انہوں نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری" کی نگرانی میں کیا اور کافی عرصہ ان کے ہمسفر رہے رمضان المبارک کا مہینہ انہوں نے جماعتی خدمات میں گزارا لیکن چونکہ انہیں شوگر کا مرض لاحق تھا اس لئے رمضان المبارک کے بعد جلد ہی اللہ کی طرف سے بلاوا آگیا اور وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

ادارہ ختم نبوت مولانا مرحوم کے متوسلین اور جملہ پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور رب العزت سے دعاگو ہے کہ وہ ان کی ختم نبوت کے لئے دی گئی قربانیوں کو قبول فرمائے اور نجات کا ذریعہ بنائے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ مرکزی امیر' محقق العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ' مرکزی اعلی حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی' حافظ محمد حنیف ندیم اور کراچی کے ناظم اعلی مولانا محمد انور فاروقی نے ان کی وفات پر دلی دکھ کا اظہار کرتے ہوئے مغفرت کی دعا کی۔

آج دنیا کو عدل فاروقی کی ضرورت ہے

بقلم صابر حسین شاہ بخاری

کوئی بھی اپنے آپ کو ظالم نہیں کہلانا چاہتا خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا' فرد واحد ہو یا جماعت' یا حاکم وقت ہو۔ مگر اظہر من الشمس ہے کہ ہم میں سے اکثر ظلم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ زیادتی' جبر' بے رحمی اور ناانصافی ظلم ہی کے پودے ہیں۔ ظلم کے کھیل میں فرد سے لے کر حکومت تک سب ہی شریک ہوتے ہیں۔ یہ حال دیکھ کر اہل دل خوب روتے ہیں۔

اس دور میں کوئی بھی اسلامی ملک پر سکون نہیں۔ کہیں اقتصادی بدحالی ہے کہیں جنگ و قتال ہے۔ بیت المقدس جیسا متبرک مقام اسرائیلیوں کے قبضے میں ہے۔ مسلمانوں کے حوصلے پست ہو چکے ہیں۔ تمام اسلامی ممالک کے حکمران بیت المقدس آزاد کرانے سے عاری ہیں۔ ادھر فلسطین کے مسلمانوں کا قتل بھی جاری ہے۔ الغرض مسلمانوں پر غفلت طاری ہے۔ آج کل مسلمان اخلاقی اقدار میں غریب اور ان کو ہر طرف سے خطرہ قریب ہے۔

اے مسلمان! ابھی تو نے دل میں یہ خیال کیا ہے کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا اور کیوں ہو رہا ہے؟ دل کی گہرائیوں میں جھانک کر دیکھ۔ ہاں! مسلمان حترول کیوں ہوا؟ ذرا دیکھ کہیں عدل و انصاف نظر آ رہا ہے؟ نہیں عدل و انصاف کا تو کہیں نام و نشان تک بھی نہیں۔ عدل کی کیا حیثیت ہے؟ عدل سنت الہیہ ہے کائنات کا تمام تر حسن و جمال اور اس کی تمام تر خوبصورتی اور رعنائی محض عدل کی وجہ سے ہے۔ استحکام اور بقا کا معیار بھی اسی میں ہے۔ ہاں ہاں سنو عدل۔

یہ عدل وہ ہے کہ اسلام جس پہ نازاں ہے

عدل ہی میں مسلمانوں کی کامیابی و کامرانی ہے۔ مگر آج عدل مفقود نظر آتا ہے۔ مسلمان حکمرانوں میں بھی عدل غیر موجود ہے۔ مسلمانوں کا ماضی نہایت ہی درخشندہ ہے۔ مسلمانوں نے ایسا رعب و دبدبہ تھا کہ مسلمان کا نام سن کر کافر کانپ اٹھتا تھا۔ بہت سی فتوحات ہوئیں۔ آخر وجہ کیا تھی ان میں ایک عام فرد سے لے کر حکمران تک عدل رائج تھا۔ وہ حکمران بھی بڑے خدا ترس' عادل اور ہمدرد تھے۔ وہ بلا امتیاز مذہب و ملت مظلوموں کی حمایت فرمایا کرتے تھے۔ وہ رعایا کی خبر گیری و راحت کے لئے اپنی نیند تک قربان کر دینے والے تھے۔ وہ مسلمان حکمران بڑے جواں مرد اور بہادر تھے۔

آج بھی مسلم حکومتیں عادلانہ نظام رائج کریں تو مصائب ختم ہو سکتے ہیں۔ اگر حکمران عادل بن جائیں تو رعایا بھی ضرور عدل و انصاف اپنائے گی۔ عدل ہی سے سلطنت قائم رہ سکتی ہے۔ ظلم و ستم سے ملک ویران ہو جاتا ہے۔ عدل و انصاف کی ضرورت کے پیش نظر آج آپ کو عدل و انصاف کے ایک پیکر کی چند عادلانہ جھلکیاں پیش کر رہا ہوں۔

عدل و انصاف کا پیکر' اسلام کا عظیم علمبردار' جاں نثار نبوت' مراد شہنشاہ کائنات' سراپا امن و ایمان' فاتح بیت المقدس' خلیفہ دوم' جانشین پیغمبر' حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ عام الفیل کے تیرہ برس بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ اعلان نبوت کے چھٹے سال ستائیس برس کی عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ تمام اسلامی جنگوں میں مجاہدانہ شان کے ساتھ کفار سے لڑتے رہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد آپ کو خلیفہ منتخب فرمایا اور دس برس چھ ماہ چار دن آپ نے تخت خلافت پر رونق افروز ہو کر جانشینی رسول ﷺ کی تمام ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی انجام دیا۔ ۲۶ ذی الحج ۲۳ھ بروز چہار شنبہ (بدھ) نماز فجر میں ابو لولو فیروز نامی مجوسی نے آپ کو شکم مبارک میں خنجر مارا۔ یہ زخم کاری تھا اور آپ اس زخم کی تاب نہ لا کر تیسرے دن شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ بوقت وفات آپ کی عمر مبارک تریسٹھ برس کی تھی۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ گنبد خضرا کے اندر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلوئے انور میں مدفون ہوئے۔

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے خلافت اسلامیہ کے تمام قاضیوں (ججوں) کے نام جو فرمان جاری کیا اس کا ایک اہم حصہ یہ تھا۔

عدل و انصاف ایک فریضہ ہے' مجلس انصاف میں سب کو برابر رکھو تاکہ کوئی کمزور انسان انصاف سے مایوس نہ ہو۔ اور کسی معزز بااثر شخص کو کسی رو رعایت کی آس پیدا نہ ہو جب تک تمہارے نزدیک ایک اہم شہری اور عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) دونوں عدالت کے اندر برابر نہ ہوں اس وقت تم قاضی کے منصب کے اہل نہیں ہو سکتے"۔

فتح قادسیہ کے موقع پر آپ نے لوگوں کو فتح قادسیہ کی خوش خبری سنائی تو فرمایا۔

"مسلمانو! میں بادشاہ نہیں ہوں کہ تم کو غلام بنانا چاہتا ہوں۔ میں خدا کا بندہ ہوں۔ البتہ میرے ذمے خلافت کا کام ہے۔ اگر میں اس طرح کروں کہ تم آرام و چین سے گھروں میں زندگی بسر کرو تو میری سعادت ہے۔ اور اگر میری یہ خواہش ہو کہ تم میرے دروازے پر حاضری دو تو یہ میری بدبختی ہے۔ میں تم کو تعلیم و تربیت دینا چاہتا ہوں' لیکن زبانی نہیں بلکہ خود اپنے عمل سے"۔

اور سنئے' ایک مرتبہ فرمایا۔

"اگر خلیفہ صراط مستقیم پر چلے تو لوگوں کو اس کی اطاعت کرنی چاہئے۔ اگر وہ غلط راستہ اختیار کرے تو اسے قتل کر دینا چاہئے۔

حضرت طلحہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین آپ نے یہ یوں نہ فرمایا کہ "اگر خلیفہ ٹھیک نہ چلے تو اسے معزول کر دینا چاہئے"۔ آپ نے فرمایا کہ غلط کاروں کو معزول کرنے کی بجائے قتل کرنا بعد میں آنے والوں کے لئے عبرت ناک ہو گا۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے یہ ارشادات ایک اسلامی حکمران کے لئے زریں اصول ہیں۔ حضرت عمر فاروق کی نگاہ میں عدل و انصاف حدود خلافت کے چپے چپے پر بلا تاخیر' بروقت' محل اور جھونپڑی میں یکساں پہنچنا چاہئے تھا۔

یہ فلسفہ صرف آپ کی نگاہ و نظری چیز بن کر نہیں رہا۔ بلکہ آپ نے پوری شدت سے اس پر عمل کیا۔ ادنیٰ اور بے اثر لوگوں میں سے بھی اگر کوئی کوڑیا اس جیسے کسی اعلیٰ افسر کی شکایت کر دیتا تو عدل فاروقی اس بااثر کو اس ادنیٰ کے برابر کھڑا کر دیتا' اگر تحقیق سے وہ مجرم ثابت ہوتا تو پھر سزا سے نہیں بچ سکتا تھا۔ مسند خلافت سے بلند ہونے والی آواز عدل کے تمام تقاضے پوری کرتی ہے۔

"انتظامیہ کے ارکان سن لیں۔ میرے پاس کسی حاکم کی شکایت آئی تو دریافت حال کے بعد انصاف کروں گا۔ سزا سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہو گا"۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فاتح شام و مصر' جو اس وقت مصر کے حاکم تھے' پوچھنے لگے اگر کوئی حاکم کسی کو ادب دینے کے لئے سزا دے تو کیا آپ اس کا بدلہ بھی لیں گے؟ فرمانے لگے "ہاں۔ شریعت کی سزائیں مقرر ہیں۔ انصاف کے تقاضے پورے کر کے وہ دی جائیں۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں"۔

ایک دفعہ عہد فاروقی میں حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ فاتح قادسیہ و مدائن کی شکایت آئی تو اس

زمانے میں ایرانیوں نے نہاوند کے قریب ڈیڑھ لاکھ فوجیں جمع کی ہوئی تھیں۔ اس موقع پر آپ نے فرمایا "وقت اس شکایت کے لئے تھوڑا اور حالات پر خطر ہیں۔ تاہم انصاف میں تاخیر نہیں کروں گا"۔ آپ نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو کوفہ بھیجا۔ انہوں نے ایک ایک مسجد میں جا کر لوگوں سے پوچھا۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر مدینے آ گئے۔ وہ پوری کارروائی سے بری ثابت ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "محترم میرا خیال بھی یہی تھا مگر انصاف کا حق ادا ہو گیا"۔ اس کے بعد جھوٹے مدعیوں کو قانون کی گرفت میں لیا گیا۔

انسانی برابری اور عدل و انصاف کی جو مثالیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں قائم ہوئیں تاریخ کا طالب علم ان کو اچھی طرح جانتا ہے۔ برابری کا جو حق عہد فاروقی میں دیکھا گیا وہ کہیں بھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ عدل فاروقی اپنی مثال آپ ہے۔

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بطور فریق قاضی کے پاس پیش ہوئے تو قاضی تعظیم کے لئے اٹھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ "تو کیسے انصاف کرے گا تو نے شروع میں ہی غلطی کر دی ہے۔ میں اور میرا مخالف تیرے سامنے برابر ہیں۔ اور تجھ کو دونوں سے برابری کا سلوک کرنا چاہئے۔

جب آپ یروشلم تشریف لے گئے تو آپ اور آپ کا غلام باری باری اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور جب یروشلم پہنچے تو اونٹ پر غلام سوار تھا اور آپ نے مہار پکڑی ہوئی تھی۔ کیا دنیائے اسلام اب بھی آپ کی نظیر پیش کر سکتی ہے؟

عہد فاروقی میں حق برابری اور عدل و انصاف کی سب سے نمایاں مثالیں مجرموں کی سزا سے تعلق رکھتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اپنے بیٹے نے نبیذ پی اور ان پر نشہ طاری ہو گیا۔ وہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ گورنر مصر کے پاس گئے کہ ان پر حد جاری کریں۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ان کو جھڑک کر نکال دیا۔ اس پر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بولے "اگر آپ نے مجھ پر حد جاری نہ کی تو جب میں والد کے پاس جاؤں گا تو یہ بات ان سے کہوں گا"۔ اس پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر حد جاری کر دی لیکن تازیانے بند کمرے میں اپنے گھر میں لگائے گئے اور سر بھی بند کمرے میں مونڈا۔ شراب پینے کی سزا تازیانے اور سر منڈانا تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو علم ہو گیا کہ حد بند کمرے لگائی گئی ہے۔ اور آپ نے بڑا سخت خط حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا۔

"ابن العاص مجھے تمہاری جرات اور بد عہدی پر حیرت ہے اور تمہیں معزول کر کے چھوڑوں گا۔ تم نے عبدالرحمن کو اپنے گھر میں تازیانے لگائے اور وہیں اس کا سر مونڈا حالانکہ تم جانتے تھے کہ یہ کام میری مرضی کے منافی کر رہے ہو عبدالرحمن تمہاری رعایا کا ایک فرد ہے۔ تمہیں اس کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہئے تھا جو تم دوسرے مسلمانوں کے ساتھ کرتے ہو لیکن تم نے خیال کیا کہ وہ امیرالمومنین کا بیٹا ہے۔ حالانکہ تم کو اچھی طرح معلوم ہے کہ میرے نزدیک کسی شخص سے حق وصول کرنے میں رعایت اور نرمی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جس وقت میرا یہ خط تمہارے پاس پہنچے اسی وقت اسے ایک اونی قبا پہنا کر اور کاٹھی پر بٹھا کر میرے پاس فوراً" بھیج دو کہ وہ اپنے گناہ کی حقیقت سے آگاہ ہو جائے"۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو اونی قبا پہنا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق سوار کرا کے بھیج دیا۔ جب عبدالرحمن اپنے والد کے پاس پہنچے تو سخت تکلیف میں مبتلا تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان کی سفارش بھی کی کہ حد تو لگ چکی ہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ حد لگوائی۔ عبدالرحمن کہتے جاتے تھے "میں بیمار ہوں آپ مجھے قتل کر رہے ہیں"۔ حد لگنے کے بعد وہ زیادہ بیمار ہو گئے اور فوت ہو گئے۔

اسی طرح ایک دوسرے لڑکے ابو شحمہ کو ایک جرم میں درے مار مار کر ختم کر دیا اور اپنے آغوش میں لے کے فرمایا "تیرا باپ تجھ پر قربان ہو تو حق پر قتل ہوا"۔ یہ ہے عدل فاروقی۔ اب تو عدل فاروقی ضرب المثل بن چکا ہے۔

ایک مرتبہ آپ کہیں جا رہے تھے کہ کان میں آواز آئی "مصر کے عامل عیاض تو باریک کرتے پہنتے ہیں اور دروازے پر دربان رکھتے ہیں"۔ فوراً" لوٹ آئے۔ ابن مسلمہ کو حکم دیا کہ مصر پہنچو اور عیاض کو جس حالت میں وہ ہو مدینے لے آؤ۔ وہ پہنچے تو انہوں نے دروازے پر ملازم کو موجود پایا۔ عیاض بھی باریک کرتہ (جو عام طور پر لوگوں کو میسر نہ تھا) پہنے ہوئے تھے) ان کی پیشی ہوئی تو آپ نے ان کا کرتہ اتروا کر سب کے سامنے بالوں کا ایک کمبل پہنایا اور بکریوں کا ریوڑ منگوا کر حکم دیا کہ صحرا میں لے جاؤ اور بکریاں چراؤ۔ تم انسانوں پر حکومت کرنے کے قابل نہیں ہو۔

عدل فاروقی کی خصوصیات کہاں تک تحریر کی جائیں۔ اس کے لئے تو دفتر درکار ہیں طوالت کی وجہ سے ان ہی واقعات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

آج انسانیت کا کیا حال ہے؟ انسانیت ظلم کی وجہ سے تڑپ اٹھی ہے۔ اور سسک رہی ہے۔ انسانیت کی پکار ہے کہ "آج دنیا کو عدل فاروقی چاہئے"۔ عدل فاروقی کے بغیر عروج پر پہنچنا محال ہے۔ اسلامی سلطنت کے لئے بنیادی طور پر ہر شخص کے ساتھ ہر معاملہ میں قوانین اسلام کے مطابق عدل و انصاف لازم و ملزوم ہے۔ خدا جانے ارباب اقتدار عدل کرنے سے کیوں ہچکچاتے ہیں۔ انہیں کیا مجبوری ہے۔

آج ہمارے حکمران عدل کو چھوڑ چکے ہیں۔ انصاف سے منہ موڑ چکے ہیں' عیش و عشرت سے رشتہ جوڑ چکے ہیں۔ جی ہاں! ہمارے حکمران جب کہیں باہر نکلتے ہیں تو مسلح نوجوانوں کا دستہ ہمراہ۔ اپنی سلطنت میں آزادانہ طور پر چل پھر نہیں سکتے۔ کیونکہ ان کے پاس عدل نہیں۔ ورنہ جو عدل و انصاف کا پیکر ہو وہ اپنے ہمراہ حفاظتی دستہ نہیں رکھتا۔ کسی سے خوفزدہ و ہراساں نہیں ہوتا۔ عدل و انصاف کے عظیم پیکر کو تو دیکھو۔ پوچھنے والے نے پوچھا "اے عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ اپنے ساتھ حفاظتی دستہ کیوں نہیں رکھتے"۔ فرمایا عوام کا کام میری حفاظت کرنا نہیں بلکہ میرا فرض ان کی حفاظت کرنا ہے"۔

آج کے حکمران عیش و عشرت میں مبتلا' عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس فقیرو غنا۔ عدل فاروقی پکار پکار کر کہہ رہا ہے "میں گندم کی روٹی اس وقت تک نہ کھاؤں گا جب تک مجھے یقین نہ ہو جائے کہ مملکت میں ہر فرد کو گندم کی روٹی میسر آ رہی ہے۔ ورنہ میں جو کی روٹی ہی کھاؤں گا"۔

افسوس صد افسوس کہ مسلمان حکمران نے عدل فاروقی کو بالکل نہیں اپنایا بلکہ اغیار استفادہ کرتے رہے ہیں۔ مہاتما گاندھی جی کی زبانی سن لو۔

Let us take the example of UMAR
Though he was the monarch of a vast empire yet' he lived the life of a pauper

عدل و انصاف زندگی کی رعنائیوں اور دل آویزیوں کی جان ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مختصر عرصہ میں یرموک' حلب' انطاکیہ' قادسیہ' ایران' شام' اردن' دمشق' قبرص' روم' مصر' الجزائر' فسطاط' نہاوند' آرمینیہ' رے' آذربائیجان' خراسان' ساپور' اردشیر' اسطخر' اصفہان' بحرین' فارس' یمن' توس' کرمان' سیستان' مکران اور بہت سے علاقے فتح کر لئے تھے۔ آج بھی اگر عدل فاروقی ہو تو مسلمان کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں مگر۔

کون سنتا ہے اکبر کی اس زمانے میں

تمام انسان آدم کی اولاد ہیں اور حقوق میں کنگھی کے دندانوں کی طرح برابر ہیں۔ سب کو ایک نظر سے دیکھنا چاہئے۔ ظالموں کی پشت پناہی نہیں کرنی چاہئے۔

خدا کرے پاکستان میں بھی اسلامی معاشرہ قائم ہو جائے' جب سے پاکستان بنا ہے عوام کے ذرے ایک ارباب اختیار یہ اعلان تو کرتے رہے ہیں کہ اسلامی نظام کا نفاذ ہو گا لیکن ان کی کسی عمل سے ظاہر نہیں ہوتا کہ اسلامی نظام نافذ کریں گے یا کر سکیں گے۔

میری دعا ہے کہ اللہ پاک پاکستان کو عدل و انصاف کا گہوارہ بنائے۔ آمین۔

تذکرۃ الصحابہؓ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ

شہلا سعید

آپ غزوۂ احد، غزوۂ خندق اور دوسری لڑائیوں میں رسول خدا کے ساتھ تھے

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ موصل کے قریب ایک بستی کے رہنے والے تھے۔ یہ بستی دریائے دجلہ کے کنارے آباد تھی ان کے والد سنان اور ان کے چچا لبید ایران کے بادشاہ کسریٰ کی طرف سے ابلہ میں حاکم مقرر تھے۔

رومی سلطنت جس کا حاکم قیصر کہلاتا تھا ایرانی حکومت سے دشمنی رکھتی تھی آئے دن کبھی یہاں کبھی وہاں جھڑپیں ہوتی رہتیں۔ کبھی ایرانی فوج رومی علاقے پر چھاپہ مارتی کبھی رومی سپاہی ایران کے کسی سرحدی علاقے پر دھاوا بول دیتے پھر جب جھگڑے بڑھ جاتے تو بڑے پیمانے کی جنگ چھڑ جاتی۔

ایک مرتبہ رومیوں کا ایک فوجی ریلا یکایک موصل کی طرف آیا انہوں نے مار دھاڑ کی اور جو کچھ ہاتھ لگا لوٹ کر لے گئے اس وقت صہیب رضی اللہ عنہ بچے تھے وہ ظالم اس بچے کو بھی اٹھا لے گئے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے گھر غم کی گھٹائیں چھا گئیں ان کے والد سنان ان کی والدہ سلمیٰ ان کے چچا لبید اور ان کی بہن امیمہ کے دلوں کا چین اٹھ گیا۔

اس بچے کی بہت تلاش کی گئی۔ میلوں اور موسمی بازاروں میں ہر جگہ اس کے چچا اور رشتہ دار ڈھونڈتے پھرے مگر کچھ پتہ نہ چلا وہ بچہ رومیوں کے درمیان ہی پلا بڑھا پھر بنی کلب نامی قبیلے کے لوگوں نے اسے خرید کر مکہ پہنچا دیا۔ جہاں عبداللہ بن جدعان نے اس نوجوان کو خرید کر آزاد کر دیا۔

خدا کی قدرت اتنا چکر دے کر اسے یہاں جس بھلائی کے لئے لائی تھی پہلے سے اس کون جان سکتا تھا۔

مکہ میں ان دنوں اسلام کی پہلی پہلی کرنیں ظاہر ہو رہی تھیں توحید اور مساوات کی خوشبو پھیل رہی تھی حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے نہ رہا گیا ایک دن دربار رسالت کی طرف چل پڑے عین اسی وقت ایک اور نوجوان' حضرت عمار بن یاسر بھی رسول خدا کے دربار کی طرف جا رہے تھے دونوں مل کر حاضر ہوئے اسلام کی باتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں اور آپ اپ کو سچائی اور نیکی کی تحریک کے حوالے کر دیا۔ خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ صہیب رضی اللہ عنہ روم کا پہلا میوہ ہے۔

نوجوان کا جوش تھا پھر ایمان کی غیرت کام کر رہی تھی صہیب رضی اللہ عنہ بعض دوسرے ساتھیوں کی طرح اپنے اسلام کو چھپا کر نہ رکھ سکے ظاہر ہے کہ ظالم مخالفوں نے ان کو دکھ دیئے نوجوان صہیب رضی اللہ عنہ نے صبر و تحمل سے مصیبتوں کا مقابلہ کیا ان کی ہجرت کا قصہ بھی عجیب ہے مہاجرین کی جو بڑی تعداد مکہ سے مدینہ پہنچی صہیب اس کے سب سے آخری فرد تھے۔

وہ جب ساز و سامان باندھ کر ہجرت کے سفر کے لئے تیار ہوئے تو مکہ کے مشرکوں نے راستہ روک لیا کہا کہ ہم تمہیں جانے نہیں دیں گے تم ہمارے شہر میں غریب اور محتاج بن کر آئے تھے آج تمہارے پاس' اتنی دولت اور سامان ہے یہ سب کچھ تم نے مکہ میں حاصل کیا ہے اب تم یہ سب کچھ لے جانا چاہتے ہو ایسا ہم نہیں ہونے دیں گے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ ذرا ڈر سے جھجکے نہیں جو خدا پر ایمان لایا ہو اور اسلام کا سچا سپاہی بن گیا ہو اسے پھر کس کا ڈر۔ انہوں نے جوش سے کہا قریش والو! تم اس وقت تک میرے قریب نہیں آسکتے جب تک میں اپنے ترکش کا آخری تیر نہ چلا دوں پھر تم قریب آؤ گے تو میں اپنی تلوار سے مقابلہ کروں گا ہاں اگر تم مال و دولت چاہتے ہو تو میں اس شرط پر سب دے دوں گا کہ تم میرے ہجرت کرنے میں رکاوٹ نہیں ہو گے۔

قریش اس پر راضی ہو گئے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بڑی خوشی سے یہ سودا طے کر لیا یعنی ایمان اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو ساری دولت دے کر خرید لیا۔ ایسے ہوتے ہیں مسلمان۔ اس کے بعد فوراً روانہ ہو گئے اور مدینہ کے قریب مقام قبا میں کلثوم بن ہدم کے مکان پر پہنچے جہاں ساری انسانیت کو سنوارنے والا رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجلس لگاتا تھا۔

پہلی ملاقات کے بعد حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کھجوروں کی دعوت میں شریک ہو گئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضور دیکھئے صہیب رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آشوب کی سرخی ہے اور وہ کھجوریں کھا رہے ہیں۔ لطیفے کے طور پر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آشوب والی آنکھ بند کر کے صرف تندرست آنکھ کی مدد سے کھا رہا ہوں یہ جواب سن کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم خوب ہنسے۔

غزوہ بدر' احد خندق اور دوسری لڑائیوں میں رسول خدا کے ساتھ شریک رہے۔

بڑھاپے میں وہ لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھ کر بڑے پر لطف طریقے سے اپنے جنگی کارناموں کی داستانیں سنایا کرتے تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سے لے کر نئے خلیفہ کے انتخاب تک تین دن کے لئے وہ قائم مقام خلیفہ رہے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وصیت کی تعمیل تھی۔ مہمان نوازی' سخاوت اور غرباء کی خدمت کرنے کا بڑا جذبہ رکھتے تھے۔

۳۸ھ میں فوت ہوئے اس وقت ان کی عمر ۷۳ برس تھی جنت البقیع میں مدفون ہوئے اور اپنے نبی رحمت و سعادت کی روح پر صد ہزار درود و سلام پہنچایا کئے۔

مسلمانوں کیلئے لمحۂ فکریہ

سید حبیب الحق ندوی

روس میں مسلم ریاستوں اور ممالک سے متعلق معلومات کی بڑی کمی ہے۔ دوسرے یہ تاریخی حقائق دیگر مسلم اقلیتوں کے لئے درس عبرت ہیں جن سے مستقبل سازی کی راہیں ہموار ہو سکیں گی۔ مقالہ نے کتاب کی صورت اختیار کر لی اور باوجود اختصار و اجمال کے تفصیلات بڑھتی چلی گئیں۔ روس (مغربی روس اور مشرقی روس) میں داغستان کے امام شامل اور دیگر صوفیائے کرام کی تحریک جہاد نے کس طرح مسلمانوں کے وجود کو بچایا' یہ ایک معجزہ سے کم نہیں ہے سرفروشان راہ حریت کی صد سالہ جدوجہد اور جہاد کی جانبازیاں آج بھی مسلم اقلیتوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ روس نام کی کوئی مملکت صفحہ ہستی پر موجود نہ تھی۔ سارا علاقہ جسے آج روس کہا جاتا ہے سلاطین تاتار اور منگول کے مقبوضات میں تھا۔ روس (RUS) نام کا ایک قبیلہ جو باہر سے آکر وہاں آباد ہوا وہ بھی سلاطین تاتار کا باجگذار تھا اور مسکو نامی گاؤں میں آباد ہوا جو خود سلاطین تاتار کے زیر حکمرانی تھا۔ تاریخی جدائی کے یا فراست کی کمی کہ سلاطین

تاتار قبائل تفرقہ کا شکار ہوتے گئے اور عیش و عشرت میں کھوتے چلے گئے اور انہوں نے [illegible] روسی قبائل کے سرداروں کو تحصیل مال گزاری۔ (Tax collector (Rvenues کا افسر مقرر کردیا۔ یہ افسران نواب کے لقب سے نوازے گئے اس عہدہ کے ذریعے انہوں نے بتدریج معاشی و سیاسی اقتدار حاصل کرنا شروع کیا اور طاقت ور ہوتے چلے گئے۔ مسلم حکمران غفلت میں پڑے رہے وہ وقت آگیا جب ان روسی قبائل کے سرداروں نے سلاطین تاتار کو چیلنج کرنا شروع کیا اور ٹیکس دینے سے بھی انکار کردیا۔ جنگ کا آغاز ہوا۔ Ivans نامی سرداروں نے بالآخر ۱۵۵۲ء میں قازان پر جو تاتارستان کا مرکزی علاقہ تھا اور ماسکو سے قریب ترین تھا قبضہ کرلیا۔

سقوط قازان ۱۵۵۲ء سے روس کی اصل تاریخ شروع ہوتی ہے' اس کے بعد یکے بعد دیگرے سلاطین تاتار کی ریاستیں اور مقبوضات ختم ہوتی چلی گئیں۔ ایک تاتاری مورخ نے حیرت کے ساتھ لکھا ہے کہ ہم اپنے سابق غلاموں کے غلام کی طرح ہوگئے عبرتناک بات ہے) کوئی تین سو برس ایوان خاندان پھر رومانوف کے خاندان کی حکومت رہی انہوں نے اپنا خطاب زار (بادشاہ) روس رکھ لیا۔ ۱۹۱۷ء سے ۱۹۹۱ء تک مارکسی سوشلسٹ نے سارے روس اور مسلم ممالک پر قبضہ کرلیا۔ اور لادینی کا دور شروع کیا دین کے خلاف جنگ ان کا اصل منشور تھا۔ اللہ نے ۷۰ سالوں میں ان کی تاریخ کے ابواب بند کردیئے۔ زار روس نے شہدائے تاتار کے بریدہ سروں کے ہم شکل گنبد نما چرچ ماسکو میں تعمیر کئے جس کی تصویریں اکثر رسائل و مجلات میں آتی رہتی ہیں۔ یہ چرچ مسلمانوں کی شکست کے جشن کی یادگار ہیں اس میں شہداء کی داڑھی اور عمامہ کی نقل اتاری گئی ہے' یہ روسی صلیب کا سیاہ ترین دور تھا۔ سقوط قازان میں غدار مسلمانوں کا ہاتھ تھا۔

●●

ہمارا شاندار ماضی
اسپین کا عہدِ زریں

طارق مجید

یورپ کے اس ملک پر جو ہسپانیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ مسلمانوں نے آٹھ سو سال تک ایک مثالی حکومت کی ہے اس ملک کو نامور سپہ سالار طارق بن زیاد نے جبل الطارق (جبرالٹر) کے راستے اس ایمان افروز واقعہ کے بعد فتح کیا تھا جب اس نے مسلمان سپاہیوں کو اپنی کشتیاں جلانے کا حکم دیا تھا۔ اپنے دور اقتدار میں مسلمانوں نے ایک مضبوط اور فلاحی مملکت کی بنیاد رکھی جو مغربی مورخین کے الفاظ میں "یورپ بھر میں بہترین سلطنت تھی" اسپین کے عیسائی آج بھی اس بات کو جانتے ہیں کہ مسلمانوں کے اقتدار کے خاتمے کے ساتھ ہی اسپین کے زوال اور تباہی کا ایسا عمل شروع ہوا کہ یہ ملک دوبارہ کبھی دنیا کے نقشے پر وہ حیثیت حاصل نہیں کرسکا جو اسے پانچ سو سال قبل حاصل تھی۔ ۱۴۹۲ء میں عیسائی بادشاہوں فرڈیننڈ اور ازابیلا کی فوجوں نے اسپین پر قبضہ جمالیا۔ اس موقع پر یہودیوں کو جشن مناتے وقت حیرانی محسوس ہوتی ہے کیونکہ ازابیلا نے فتح کے بعد یہودیوں کو اسپین سے نکال باہر کیا تھا اور یہودی اسے آج بھی مجرم گردانتے ہیں۔ دراصل اسپین سے مسلمانوں کے اخراج نے ہی بالآخر یہودیوں کو یہ موقع فراہم کیا کہ عیسائیوں کی لگائی ہوئی پابندیوں کے بعد وہ اسپین کے سیاہ و سفید کے مالک بن جائیں۔ مسلمانوں کے دور میں وہ بڑی خوش و خرم رہے تھے لیکن ان کے لئے ممکن نہ تھا وہ اس طرح اسپین کی معاشرت' معیشت' سیاست' تعلیم اور ذرائع ابلاغ پر چھا جائیں جیسے وہ آج کل ہیں۔

مسلمانوں کے دور حکومت کا تذکرہ کرتے ہوئے یہودی اور عیسائی عموماً شدید تعصب کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ وہ نہ صرف واقعات کو مسخ کرکے پیش کرتے ہیں بلکہ حقائق کو سرے سے پیش ہی نہیں کرتے ہیں۔ اس رویہ کے باوجود مسلم دور حکومت میں تمام طبقات اور نسلیں ہر شعبہ زندگی میں بے حد خوش حال تھے۔

اسپین کے بارے میں مشہور مغربی مصنف رانجیل الناصیرا مسلمانوں کی تعریف کرتے ہوئے اپنی کتاب "تاریک اسپین" میں لکھتا ہے "قرطبہ کی مسلمان نہ صرف فوجی لحاظ سے عظیم تھی بلکہ مسلمان علم حاصل کرنے کے لئے بے حد دلدادہ تھے۔ وہ علم کے فروغ کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہتے تھے اس کا واضح ثبوت ان پرائمری اسکولوں کا قیام تھا جن میں لکھنا اور پڑھنا سکھایا جاتا تھا۔ ان کا نصاب قرآن سے اخذ کیا گیا تھا اس کے علاوہ ان میں شاعری' گرامر اور خطاطی کی تعلیم دی جاتی اس وقت کے یہ اسکول جن کو آج کی یونیورسٹیوں کے برابر سمجھ سکتے ہیں' میں مذہبی روایات' قرآنی تعلیمات' گرامر میڈیشن' فلسفہ' قانون' عدل' ادب اور تاریخ کی اعلیٰ تعلیم دی جاتی تھی۔ نیز مسلمانوں نے اپنی تہذیب اور تعلیم میں مغربی ایشیا ہندوستان اور چین میں پائی جانے والی آرٹ اور سائنس کی اچھی چیزوں کو بھی سمولیا تھا۔ انہوں نے نہ صرف دوسروں سے حاصل کی ہوئی چیزوں سے استفادہ کیا بلکہ ایک نئی سائنسی و ادبی تحریک کی بنیاد بھی رکھی۔ یوں وہ یورپ کے سب سے زیادہ تہذیب یافتہ لوگوں میں شامل ہوگئے۔

شہرہ آفاق تاریخ داں سٹینلے لین پول نے اپنی کتاب میں مسلمانوں کو "مورو" کے نام سے پکارا ہے' وہ مسلم اسپین کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ مسلمانوں کے آٹھ سو سال کے عہد میں اسپین پورے یورپ کی لئے تہذیب اور روشنی کا معیار بن گیا۔ اس کی سونا اگلتی زمینوں والے صوبے شہروں کے لئے منفعت کا خزانہ بن گئے کیونکہ وہاں کے حکمرانوں نے صنعت اور حرفت سے کام لے کر ان کو دن دوگنی ترقی سے ہمکنار کردیا تھا۔ گوادل کوبو اور گوڈیانہ کی وادیوں میں بے شمار نئے شہر آباد ہوئے جن کے نام آج بھی ماضی کی عظمت یاد دلاتے ہیں۔ آرٹ' ادب اور سائنس کو ایسا عروج حاصل ہوا کہ سارے یورپ میں کوئی ملک اس کے ہم پلہ نہ تھا۔ فرانس' جرمنی اور برطانیہ سے بے شمار طالب علم یہاں پر علم کے جاری چشموں سے اپنی پیاس بجھانے آتے تھے۔ اندلس کے ڈاکٹر اور سرجن سائنس کے میدان میں یگانہ روزگار تھے۔ خواتین کی تعلیم کی بے حد حوصلہ افزائی کی جاتی تھی اور اس زمانہ میں قرطبہ میں لیڈی ڈاکٹرز کا ہونا کوئی انہونی بات نہ تھی' ریاضی' فلکیات' زراعت' تاریخ' فلسفہ اور عدل و قانون کی اعلیٰ تعلیم کا مرکز صرف اور صرف اسپین تھا۔ اسپین کے مسلمان کھیتوں میں کام آبپاشی کے جدید سائنسی طریقوں' قلعوں کی تعمیر' جہاز سازی' اعلیٰ درجے کے کپڑے کی بنائی' وراقی اور جلد سازی کے استعمال' ظروف سازی اور فن تعمیر کے کام میں طاق تھے۔ وہ نہ صرف جنگ کے فن میں ماہر بلکہ امن کے دنوں میں بھی سب سے آگے تھے۔ ایک طرف تو ان کے بحری بیڑے فاطمیہ سلطنت کے مدمقابل ڈٹے تھے تو وہ دوسری طرف شمشیرو سناں کے زور پر عیسائی فوجوں کو للکارتے تھے۔

اس کے بعد لین پول اس بھیانک صورت حال کو پیش کرتا ہے جس کا سامنا اسپین کو مسلم عہد کے خاتمے کے بعد کرنا پڑا اس کے بیان میں اسپین کے موجودہ عوام کے لئے کئی سبق پوشیدہ ہیں۔

"غرناطہ کی مسلم سلطنت کے زوال کے ساتھ ہی اسپین تمام عظمت سے محروم ہوگیا مختصر عرصے کے لئے تو یہ سرزمین مسلمانوں کے کارناموں سے مستفید ہوتی رہی لیکن ازابیلا' چارلس' بیجم' فلپ دوم کولمبس' کورٹس اور پیزارو کی

کوششوں کے باوجود وہاں کی تہذیب نے جلد ہی دم توڑ دیا اس کے بعد گہری تاریکیوں کا دور آیا جسے INQUISITION کے نام سے جانا جاتا ہے اس لعنتی سے اسپین ابھی بھی نہیں نکل سکا۔ ایک ایسا خطہ جہاں سائنس کا غلبہ تھا وہاں کے ڈاکٹر اپنی ناتجربہ کاری اور غلاظت کے باعث پہچانے جانے لگے۔ نیوٹن اور ہاروے کی دریافتوں کو عیسائی عقیدے سے متصادم قرار دے کر ان کی نفی کی جاتی رہی۔

مصنف لکھتا ہے جہاں مسلم لائبریریاں دانشوروں کے ذہنوں کو منور کرتی تھیں اور قرطبہ جہاں ایک ملین کتابوں کا شاندار ذخیرہ موجود تھا وہاں نئے دارالحکومت میڈرڈ میں علم سے لاپروائی کا یہ عالم تھا کہ اٹھارھویں صدی میں کوئی پبلک لائبریری موجود نہ تھی حتی کہ تاریخ دانوں کی دستاویزات کو تسلیم نہیں کیا جاتا تھا تاوقتیکہ وہ اسپینی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ سیول کے مضافاتی علاقے میں سولہ ہزار کپڑے کی کھڈیوں کا محض پانچواں حصہ باقی رہ گیا تھا ٹولیڈو اور ایپریا کا آرٹ اور صنعتیں قصہ پارینہ بن گئیں۔ صفائی سے غلاظت کا یہ عالم تھا کہ خوب صورت پبلک حمام تباہ کروا دئے گئے کیونکہ گندگی کو دور کرنا ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہ رکھتا تھا۔ زرعی زمینیں مسلمانوں کے شاندار نظام آبپاشی سے محروم ہو کر بنجر ہو گئیں زرخیز وادیاں چٹیل میدانوں میں بدل گئیں گنجان آباد شہر کھنڈر بن گئے۔ اور ان کا شمار آثار قدیمہ میں کیا جانے لگا۔ مسلمانوں کی حکومت کے خاتمے کے بعد دانشوروں شرفاء اور تاجروں کی جگہ بھکاریوں نے لے لی یہ تھی اسپین کی حالت مسلمانوں کے نکالے جانے کے بعد۔ تاریخ نے بھی دو حکومتوں کے درمیان اتنا تضاد کم ہی دیکھا ہوگا۔

آج مسلم امہ کے لئے سوچنے کا مقام ہے کہ اس قدر شاندار ماضی سے ہماری نئی نسل کیوں آگاہ نہیں ہے۔ ہمارے نوجوان مغرب سے یوں سحر زدہ ہیں کہ ان کے خیال میں ترقی کے لئے مغرب کے طور طریقے اپنانا لازمی ہیں۔ ان کو علم نہیں کہ یہی یورپ کسی وقت ترقی کا راستہ ڈھونڈنے کے لئے مسلم اسپین کی طرف دیکھتا تھا اسپین کے مسلم دانشوروں نے آرٹ اور سائنس کے موضوع پر بے شمار کتابیں لکھی ہیں۔ علم کے اس خزانے کو انگریزی میں ترجمہ کرنے کے لئے مسلمانوں کی طرف سے کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ اسپین میں مسلمانوں کے عظیم الشان دور حکومت کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے موتمر عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر انعام اللہ خاں کی کوششوں اور حکومت پاکستان کے تعاون سے ایک بین الاقوامی سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ محض ایک تقریب کے انعقاد پر ہی اکتفا نہ کیا جائے بلکہ ایک مستقل پروگرام کے تحت نئی نسل کو مسلم اسپین کی تاریخ سے آگاہ کیا جائے اس موضوع کو کالجوں اور یونیورسٹیوں میں نصاب کا حصہ بنایا جائے۔ ریسرچ سینٹروں اور حکومتی اداروں میں اس بارے میں تحقیقی کام کا آغاز کیا جائے ہسپانیہ کے بارے میں شاعر مشرق علامہ اقبال نے بھی کافی کچھ لکھا ہے۔ ان کے کلام سے مسلم نوجوانوں کو یہی سبق ملتا ہے کہ سعی مسلسل سے مسلمان ایک بار عظمت رفتہ کو حاصل کر سکتے ہیں۔

●●

ہجرت مدینہ — تاریخ عالم کا سب سے اہم سفر

مولانا محمد سلمان صاحب بجنوری

چودہ سو برس ہونے کو ہیں۔ تاریک رات میں مکہ کی گلیوں سے نکل کر ایک قافلہ یثرب کی راہ پر گامزن ہوا۔ قافلہ کے ارکان میں ایک مقدس و مظلوم شخصیت اور دوسرے ان کے یار غار تھے۔ منزل سفر یہی کوئی تین سو کلومیٹر کی دوری پر تھی۔ تعاقب میں سرگرداں دشمنان جان و ایمان کی چیرہ دستیوں سے بچنے کے لئے یہ قافلہ تین دن ایک غار میں روپوش رہا۔ وہیں پر وہ راہبر اونٹنیاں لے کر پہنچا جسے پر پیچ راستہ کے نشیب و فراز سے واقف ہونے کے سبب اجیر کی حیثیت سے طے کر لیا گیا تھا۔ تین دن کے بعد غار سے نکل کر ایک غیر معروف راستہ اختیار کر کے یہ قافلہ منزل سے ہمکنار ہوا۔ یہی وہ مقدس سفر ہے جو سفر ہجرت کے نام سے اسلام کی ترقی کا نمایاں عنوان ہے۔

بہت مختصر مگر بے حد طویل سفر

اس کرہ ارضی کو ابن بطوطہ، مسعودی اور اسی طرح کے ان ہزاروں لوگوں کے طویل اسفار نہ بھولے ہوں گے جنہوں نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کی مسافتوں کو سمیٹ ڈالا اور اپنی بادیہ پیمائی کی بدولت نام کمایا۔ پھر موجودہ دور میں جبکہ ہر چیز کا ریکارڈ ٹوٹتا چلا جا رہا ہے اور ہر آنے والا اپنے پیشرو کے امتیاز پر خط تنسیخ کھینچنے کو تیار ہے۔ ایسے صحرا نورد بڑی تعداد میں مل جائیں گے جنہوں نے مختصر مدت میں کائنات ارضی کو طواف کر لیا لیکن یہ مختصر ترین سفر ہجرت جس کی مسافت تین سو کلومیٹر سے زیادہ نہیں اپنے معنوی طول و عرض میں بے مثال ہے اور اس کا ریکارڈ کسی سیاح کی سیاحت سے نہ ٹوٹ سکا نہ آئندہ ایسا ممکن ہے۔

دیکھنے میں سفر تو یہ ایک مختصر سی مسافت کے لئے ایک مختصر قافلہ کا سفر تھا لیکن درحقیقت تاریخ کا سب سے طویل سفر تھا۔ یہ دعوت حق کا سفر تھا جس میں اس نے اپنی جائے پیدائش سے قدم باہر نکالا تھا۔ اور اس کی حیثیت ایک سمندر کی تھی جس کی موجیں کہیں تھمنے کا نام نہ لیتی تھیں۔

چلا ارض بطحا سے ایک بحر ذاخر
اسی کی عبادت سکھاتا ہوا
کہ تھا جس کی موجوں کا اول نہ آخر
حضور اس کے سب کو جھکاتا ہوا

حقیقت یہ کہ اس سفر کی مسافت و مدت کو میلوں اور صدیوں کے محدود پیمانوں سے متعین کرنا ممکن نہیں۔ بظاہر تو یہ سفر ایک خشک بے آب و گیاہ وادی کی پتھریلی گذرگاہوں میں آبلہ پائی سے عبارت تھا مگر حقیقت اس کے مسافر کو پوری کائنات کے لئے رحمت بننا تھا اور اس شجرہ طیبہ کی شاخوں کو عالم کے گوشہ گوشہ پر اپنا سایہ دراز کرنا تھا۔

بہار اب جو دنیا میں آئی ہے
یہ سب پود ان کی لگائی ہوئی ہے

انقلابی سفر

سفر ہجرت و مظلوم انسانوں کا قافلہ تھا سفر تھا لیکن اس کے [illegible]

نتیجہ میں ہر مظلوم کو ظلم و استبداد سے نجات ملنا مقدر تھا یہ سفر زور والوں کے شکنجہ سے نجات پانے والے دو بے کسوں کا سفر تھا مگر اسے ہر کمزور و بیکس کو ظلم و ستم کے ہر پنجہ سے آزاد کرانا تھا۔ یہ سفر بظاہر ظالموں سے چھٹکارا پا کر مددگاروں کی پناہ میں آنے والوں کا سفر تھا لیکن دراصل اس کا مسافر ہر بیکس و لاوارث کو اپنی پناہ میں لانا چاہتا تھا۔ اس سفر کی ظاہر شکل کفار کے حصار سے داعی اسلام کی آزادی تھی جب کہ اس کا مقصد کسی بھی ظالم حصار میں گھرے ہوئے قیدیوں کو فطرت کی لامحدود وسعتوں سے ہمکنار کرنا تھا۔

اس سفر نے دنیا کی تاریخ بدل ڈالی۔ انقلاب عظیم برپا کیا۔ تاریخ عالم کسی ایسے سفر کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے جو بنی نوع انسان کے لئے اس قدر خیر و خوبی کا باعث بنا ہو۔ یہ طویل و عریض کرہ ارضی کسی ایسے مبارک قافلے کی نشان دہی کرنے پر قادر نہیں ہے جس نے اس بے سرو سامانی کے عالم میں اپنے قدموں کی دھیمی چاپ سے ایک عالم میں زلزلہ برپا کر دیا ہو۔ اور جس کے چلے گرانقدر نشانات قدم نے دنیا کے نقشے پر نئے خطوط کھینچ کر اس کی شکل و صورت بدل ڈالی ہو۔

تم جو آئے تو دنیا کے دن پھر گئے
تم سے پہلے یہاں کا عجب رنگ تھا

دعوت اسلامی کا نقطہ ارتقا

اس عظیم سفر کا [illegible]

آیا کہ دعوت اسلامی جو اب تک "وادی غیر ذی زرع" کی گلیوں میں محبوس تھی جہاں کا ماحول اس کے لئے نہایت ناسازگار تھا جہاں اس پر زمیں باوجود اپنی وسعت کے تنگ تھی۔ جہاں اسے لبیک کہنے والوں سے دنیا کی آنکھیں بدل گئی تھی جہاں اس کے داعی و پیرو سبھی مظلوم و بیکس اسے دبانے اور کچل ڈالنے کے لئے طاغوت ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا تھا۔ وہاں سے وہ ایسے علاقے میں پہنچی جہاں کا ماحول اس کے لئے نہایت سازگار تھا جہاں کے نصرت مزاج باشندے اس کے استقبال کے لئے چشم براہ تھے، جہاں اس کے لئے پھلنے پھولنے کے بے شمار امکانات تھے، مختصر یہ کہ جہاں کی زمین دعوت اسلامی کی تخم ریزی کے لئے بالکل تیار تھی، وہاں پہنچ کر اس نے برق التقار سے ترقی کی اور دس سال کی مختصر مدت میں پورے جزیرۃ العرب پر چھاگئی بلکہ بیرون عرب بھی اپنے صداقت و قوت کا لوہا منوالیا۔

اسی مبارک سفر کا خوشگوار نتیجہ یہ تھا کہ وہ پیغمبر مظلوم (ﷺ) جنہوں نے بڑی کسمپرسی کے عالم میں اپنے وطن عزیز کو خیرباد کہا تھا۔ صرف آٹھ سال کی قلیل مدت میں اس پوزیشن میں آگئے کہ ایک عظیم لشکر لے کر پیغمبرانہ عظمت و وقار اور جاہ و جلال کے ساتھ وہاں واپس پہنچے اور خدائے واحد کی معبودیت کا اعلان کر کے بت پرستی کی جڑیں اکھاڑدیں اور اللہ کے گھر کو قیامت تک کے لئے صرف اسی کے نام کی گونج اور اسی کی بارگاہ میں سجدہ و رکوع سے آباد کرالیں۔ بلاشبہ یہ صرف اسی سفر ہجرت کی برکات ہیں۔

سفر ہجرت کا داعیہ

اس عظیم سفر کی بنیاد یہ ہرگز نہیں تھی کہ آپ دشمنان اسلام کی چیرہ دستیوں سے تنگ آکر اپنے اور اپنے رفقاء کے لئے کسی گوشہ عافیت کی تلاش میں تھے۔ دوسرے الفاظ میں یہ میدان کارزار سے فرار نہیں تھا۔ جیسا کہ بعض مستشرقین نے یہی کہہ کر اس کی حیثیت گھٹانے کی ناکام کوشش کی ہے اگر ایسا ہوتا تو تیرہ سال کی طویل مدت تک ظلم و ستم کا مردانہ وار مقابلہ نہ کیا جاتا اور پھر موافق زمین ملنے کے بعد خاموش ہو کر بیٹھ رہنے میں عافیت سمجھی جاتی۔ حالانکہ تاریخ بتاتی ہے کہ مدینہ پہنچ کر اسلامی سرگرمیاں اپنے نقطۂ عروج پر پہنچ گئیں اور انہیں مظلوم و بیکس حضرات نے طاغوت کے زبردست لشکر سے آنکھیں ملائیں اور اسے ہر میدان میں فرار اختیار کرنے پر مجبور کردیا۔

حقیقت یہ ہے کہ پیغمبر خاتم النبیین (ﷺ) اپنے کاز کی ترقی کے لئے میدان کی تلاش میں تھے تاکہ آپ کو جو امانت سپرد کی گئی تھی اسے اس کے مستحقین تک پہنچادیں اور اللہ نے اپنی جس رحمت سے آپ کو سرفراز کیا اس سے دنیا کی سوکھی کھیتی کو سیراب کریں۔ اسی عزیز مقصد کی خاطر آپ نے یہ اقدام کیا جو اپنے پیغام کی اشاعت کے لئے ایک انوکھے اور کامیاب اقدام کی حیثیت رکھتا ہے۔

دروس عبرت

سفر ہجرت رہنمائے انسانیت کا ایک عجیب رہنما اقدام ہے جس میں مختلف ہدایات پوشیدہ ہیں۔

(۱) حق ہمیشہ غالب ہو کر رہتا ہے خواہ اس کے حامی تعداد میں بہت کم ہوں اور خواہ اس میں طویل مدت لگ جائے لیکن بہرحال کامیابی حق ہی کا حصہ ہوتی ہے۔ اور باطن اپنی بے شمار مادی طاقت اور لاتعداد حامیوں کے باوجود انجام کار سرنگوں ہو کر ہی رہتا ہے۔

(۲) کامیابی کی شرط اولیں استقامت اور پامردی ہے۔ غور کیجئے باطل نے کتنا ہی زور لگایا اور ناکام بنانے کی کوشش کی تدابیر اختیار کیں لیکن رسول اللہ ﷺ نہ تو مایوس ہوئے نہ ہی کسی قسم کا خوف آپ کے قریب گذرا۔ نہ آپ نے کسی اقدام میں عجلت سے کام لیا اور نہ اپنے دعوتی کام سے دستبردار ہوئے بلکہ نہایت پامردی کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے کاز کی تکمیل کے لئے کوشاں رہے۔ یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آیا کہ حالات سازگار ہوئے اور آپ بے مثال کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔

(۳) سب سے اہم عبرت اور سبق جو سفر ہجرت میں نمایاں ہے وہ اسباب اختیار کرنے کی اہمیت کا ہے۔ سفر ہجرت ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے جو چاہے کرسکتا ہے لیکن اس نے اس سفر کو دارالاسباب بنایا ہے اس لئے اسباب سے صرف نظر کرکے اللہ سے مدد کے طالب ہونا دین سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ غور فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو رسول اللہ ﷺ کو اسباب اختیار کرنے کا حکم ملا۔ آپ نے باقاعدہ ہجرت کی منصوبہ بندی کی۔ نہایت رازداری سے کام لیا۔ رفیق سفر کا انتخاب کیا، اونٹنیوں کا انتظام کیا، راہبر طے کیا اور اس سارے عمل میں اتنی احتیاط اور اچانک پن کا خیال رکھا کہ تیز طرار دشمن کو کہیں سے سراغ نہ لگ سکا۔ یہ تمام اسباب اختیار کرنے کے بعد اللہ سے مدد مانگی۔ چنانچہ جس موقع پر اسباب کام نہیں کرسکتے تھے وہاں اللہ کی مدد آئی آپ کو جس رات میں گھر سے نکلنا تھا اس رات میں دشمنوں کے درمیان اس محفوظ طریقے پر نکل آئے کہ ان کو احساس تک نہ ہوسکا۔ جب آپ غار میں تشریف فرما تھے دشمن وہیں پہنچ گئے۔ ان سے بچنے کے لئے اسباب نہیں تھے۔ وہاں اللہ کی مدد آئی اور دشمنوں کو آپ نہایت قریب ہونے کے باوجود نظر نہ آسکے اور وہ لوگ اسی غار کے دہانے سے واپس لوٹ آئے جس میں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے یار غار رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ اسی طرح تعاقب میں کامیاب ہوتے ہوئے سراقہ سے محفوظ رہنے کے اسباب آپ ﷺ کے پاس نہیں تھے۔ اللہ کی مدد آئی اس کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے اور آپ محفوظ رہے۔ خلاصہ یہ کہ اسباب اختیار کرکے نتیجہ کے لئے اللہ کی مدد پر بھروسہ کرنا ہی سنت رسول ﷺ ہے۔

OOOOO

سرمایہ درویش
سرور کونین خاتم الانبیاء
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بارگاہ رحمت میں
شاعر ختم نبوت
سید امین گیلانی کا
ہدیہ نعت
ایمان افروز اور روح پرور نعتیہ کلام
...... شائع ہوچکا ہے ......
قیمت 80 روپے
ملنے کے پتے۔ دفتر ختم نبوت
مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی
ادارہ السادات شرقپور روڈ شیخوپورہ شہر

بقیہ: مولانا مدنیؒ

کرنے کی خاطر لکھنؤ اور بمبئی میں جمعیت علماء نے عظیم الشان اجلاس منعقد کئے جس میں بمبئی کے اجلاس کو...... مخاطب کرتے ہوئے حضرت شیخ الاسلام نے فرمایا

"اگر مسلمانوں کی خواہش ہے کہ ان کا مستقبل زیادہ شاندار ہو تو ان کا فرض ہے کہ اپنے عمل اور کردار سے اپنی اہمیت اور افادیت کو ثابت کریں وہ ملک کے لئے جس قدر زیادہ مفید ثابت ہوں گے اسی قدر ان کی عزت و وقعت ہوگی۔ ملک اور ملک کی خدمت کا صحیح جذبہ اور قابلیت پیدا کریں لامحالہ کامیابی اور کامرانی ان کے ہم آغوش ہوگی۔ تقسیم ہندوستان نے مسلم مفادات کو بھی تقسیم کردیا ہے۔

اسی خطبہ میں آگے چل کر فرماتے ہیں

"اسلامی تعلیمات قرآن حکیم کے حکم و مواعظ، رہانی ارشادات آپ کے سامنے ہیں۔ اگر آپ صحیح طور پر ان پر عمل کریں تو تاریخ پھر اپنے کو دہراسکتی ہے اور ایسے پاک نفوس سامنے آسکتے ہیں جو مرجع خلائق ہوں اور ہر فرقہ اور جماعت کے نیک سیرت ان کی تعظیم و تکریم پر مجبور ہوں۔"

پروفیسر بدرالدین الحافظ صدر شعبہ عربی بنارس
ہندو یونیورسٹی بنارس

حضرت شیخ الاسلام

مولانا مدنیؒ کا نقطہ نظر

اور بھارتی مسلمانوں کے مسائل

آج ہم اپنے گردو پیش جن مسائل سے دوچار ہیں بظاہر ان کا کوئی حل نظر نہیں آتا۔ اس کے اسباب' قیادت کا فقدان' اتحاد کی کمی یا مرکز سے عدم وابستگی ہو سکتے ہیں اس کے علاوہ میرے خیال میں بحیثیت مسلمان کے اگر ہم اپنی تاریخ اپنے اسلاف کے کردار اور افکار پر نگاہ ڈالیں تو بہت سے اشارے اور واضح ہدایات تلاش کی جاسکتی ہیں۔

اس سلسلے میں ہماری تاریخ شاہد ہے کہ جب آنحضرت ﷺ دشمنوں کے درمیان بلکہ ان کے حصار میں رہتے ہوئے بے سرو سامانی کے عالم میں اعلاء کلمتہ اللہ کے لئے اٹھے تو ان کے پاس نہ افرادی قوت موجود تھی نہ سرمایہ جو کسی تحریک کا ستون ہوتے ہیں توکل علی اللہ اخلاص عمل اور ہمت و حوصلہ کی جمع پونجی ضرور تھی۔ اسی کے ساتھ قرآن حکیم کا نزول ہوا تو ایک کامل دستور مل گیا۔ پھر اخلاص و للہیت نے اپنا قدرتی اثر دکھایا تو نتیجہ یہ ہوا کہ اسی اغیار کے ماحول میں اسلام کی افرادی قوت دن بدن بڑھتی گئی۔ حق کا بول بالا ہوا اور باطل کی تمام تر قوتیں سرنگوں ہوتی چلی گئیں۔

اس سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تاریخ کا جائزہ لیجئے تو آپ کی حیات مقدسہ سے حاصل ہونے والے دائمی درس کا ہم حسب ذیل تجزیہ کر سکتے ہیں۔ (۱) ایمان کامل (۲) ایک مرکز سے وابستگی۔ (۳) مخلص مضبوط قیادت۔ (۴) با مقصد مسلسل جدوجہد۔ (۵) صرف اپنی ذات کے لئے نہیں ساری دنیا کے لئے آنے والی نسلوں کے لئے فلاح و کامرانی کی خواہش۔ (۶) اپنے مرکز کو ہمہ وقت ملحوظ رکھنے اور اس سے وابستہ رہنے کی آرزو۔ (۷) قوت باطلہ سے سنجیدہ مذاکرہ' مقابلہ اور بغیر سر جھکائے افہام و تفہیم کی کوشش۔

ان اصولوں کو بنیاد بنا کر وہ مسلسل جدوجہد کرتے رہے اور دشمن کی بے پناہ طاقت کے مقابلہ میں کامیاب ہوئے۔

آیئے اب ذرا ہندوستان کی جغرافیائی اور تاریخی حیثیت کو پوری طرح ملحوظ رکھتے ہوئے اس پر غور کریں۔

ہندوستان میں کبھی اسلامی حکومت قائم نہیں ہوئی۔ مسلم حکمراں آئے اور اپنے نظم و نسق کو مضبوط کرنے کے لئے طرح طرح کی تدبیریں اختیار کرتے رہے۔ بلالحاظ مذہب و ملت عدل و انصاف بھی کیا۔ سیاسی طور پر یکجہتی کی کوشش کی۔ اکبر نے حد سے تجاوز کرتے ہوئے غیر مسلموں کو اپنے داخلی اور خارجی امور میں دخیل کرنے کی پالیسی اختیار کی اس کے نتیجہ میں چاہے مذہب رہا نہ رہا حکومت ضرور مضبوط ہوئی۔ خلاصہ یہ کہ کوئی حکمراں بھی ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب اور کثیر المذاہب قومیت کو نظر انداز نہ کر سکا۔

اس آزادی کی لڑائی میں انگریزی قوت کے مقابلہ میں حضرت شیخ الاسلام نے جو انداز فکر اختیار کیا وہ میرے خیال میں ہندوستانی تاریخ' جغرافیہ اور کثیر المذاہب قومیت کو پوری طرح ملحوظ رکھتے ہوئے ایک بصیرت افروز موقف تھا ایک معتدل انداز فکر تھا۔ وہ صحیح سمت میں سوچ رہے تھے کہ اس ملک کی سرزمین میں کسی ایک مذہب کی حکمرانی کو برداشت نہیں کیا جاسکتا چاہے وہ کوئی راشٹر بھی ہو۔ یہاں کی ملی جلی تہذیب میں سب کو پھلنے پھولنے کا موقعہ ملنا چاہئے۔ کوئی کسی کے مذہب میں مداخلت نہ کرے حکومت چلانے میں حسب صلاحیت سب کو حق حاصل ہو چنانچہ آپ نے متحدہ قومیت کا موقف اختیار کیا اور فرمایا۔

"اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ ہندوستان کے رہنے والے مذہب و ملت کے لحاظ سے خواہ کتنا ہی اختلاف رکھتے ہوں مگر ہندوستانی ہونے کا رشتہ ان سب کو ایک لڑی میں پروئے رہے اس رشتہ کی بنا پر ان کے مفادات مشترک ہیں۔ ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے جو چیز ہندو کے لئے مفید ہے وہ مسلمان کے لئے بھی مفید ہے اور جو مسلمان کے لئے نقصان رساں ہے وہ لامحالہ ہندو کے لئے بھی نقصان دہ ہے اس رشتہ کی بنا پر ان سب کا فیشن ایک اور ان کی قومیت متحد ہے۔ (متحدہ قومیت اور اسلام از حضرت ۵

اسی کتاب میں آگے چل کر فرماتے ہیں۔

"ہماری مراد متحدہ قومیت سے وہی ہے جس کی بنیاد رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ میں ڈالی تھی۔ یعنی ہندوستان کے باشندے خواہ کسی سے تعلق رکھتے ہوں بحیثیت ہندوستانی ایک قوم ہو جائیں اور اس پر ایسی قوم سے جو کہ وطنی اور مشترک مفاد سے محروم کرتے ہوئے سب کو قلاش کر رہی ہے جنگ کر کے اپنے حقوق حاصل کریں اور اس ظالم و بے رحم قوت کو نکال کر غلامی کی زنجیروں کو توڑ پھوڑ ڈالیں۔ ایک دوسرے سے کسی مذہبی امر میں تعرض نہ کرے۔ بلکہ تمام ہندوستان میں بسنے والی قومیں اپنے مذہبی اعتقادات اخلاق و اعمال آزادی کے ساتھ عمل میں لائیں اور جہاں تک ان کا مذہب اجازت دیتا ہو' امن و امان قائم رکھتے ہوئے اپنی اپنی نشر و اشاعت بھی کرتے رہیں۔ اپنے اپنے پرسنل لا کلچر اور تہذیب کو محفوظ رکھیں"۔ (۲۵)۔

حضرت شیخ الاسلام کی تعلیم' تدریسی مشغلہ اور حد یہ کہ جنگ آزادی میں شمولیت بھی خالص دینی اصولوں کے مطابق تھی مگر آپ نے بحیثیت انسان کی بلالحاظ مذہب و ملت ہر شخص کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا اور ہر قوم ہر فرد کے لئے خیر کی دعا کی۔ ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب بانی جماعت تبلیغ نے حضرت مدنی سے کہا کہ مسلمانوں کے لئے دعا فرمایئے تو حضرت مدنی نے تیز لہجہ میں فرمایا کیوں؟ کیا غیر مسلم مخلوق خدا نہیں ہیں۔ الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر ۵۶)

اردو ہندی زبان کے سلسلے میں آپ کا نظریہ

"بہت سے اداروں کی کوشش یہ ہے کہ ہندی ادب کو مختلف علوم و فنون کا حامل بنا دیا جائے۔ مسلمان گذشتہ سو برس سے ایک غیر ملکی زبان انگریزی کو فروغ دینے کی کوشش میں سرگرم عمل ہیں ہندی تو اپنے ہی ملک کی زبان ہے۔ بہت سے علاقوں میں خود مسلمانوں نے اس کی ترقی اور تخلیق میں حصہ لیا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ اب مسلمان ہندی کو علمی زبان بنانے کی کوشش میں حصہ نہ لیں لیکن اس کے ساتھ اردو کی حیثیت اہمیت اور مقبولیت کو بھی نظر انداز نہیں ہونا چاہئے۔ انصاف اور جمہوری اقدار کا تقاضا یہ ہے کہ اردو کی ترقی اور نشو نما کو برابر کا درجہ حاصل ہو"

(شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی از مولانا فرید الوحید ۱۵۷)

۱۹۴۷ء میں ہندوستان کی آزادی کا سورج اپنے ساتھ جو دل ہلا دینے والی خونچکاں داستانیں لے کر نمودار ہوا اس سے ہر انسان لرز اٹھا۔ اس ظلم و بربریت کی آگ میں پنجاب تو جلا ہی تھا اس کے شعلوں سے قرب و جوار میں دہلی سہارنپور اور راجستھان کے شہر بھی نہ بچ سکے۔ مصائب کا ایک پہاڑ مسلمانوں پر ٹوٹ پڑا۔ اس نازک گھڑی میں حضرت شیخ الاسلام نے جس جرات و ہمت کا ثبوت دیا وہ بھی ہمارے لئے ایک مثال ہے آپ نے وزیر اعلیٰ یوپی گووند ولبھ پنت نے سخت لہجہ میں باز پرس کی تو انہوں نے کہا آپ کہیں تو دارالعلوم کی حفاظت کے لئے فوج بھیج دی جائے۔ اس پر حضرت مدنی نے سخت غصہ میں فرمایا۔ دارالعلوم تو خدا کا ہے وہ خود اس کی حفاظت کرے گا آپ سہارنپور کی خبر لیجئے۔ اگر آپ مسلمانوں کی حفاظت کرنے میں مذبذب ہیں یا اس میں ناکامی کا شبہ ہے تو مجھے اجازت دیجئے میں مسلمانوں سے کہوں گا کہ وہ اپنا تحفظ خود کریں۔ (حوالہ سابقہ ۱۵۲)

آج مسلمان جس طرح غیر یقینی حالات سے دوچار اور موہوم مستقبل سے پریشان ہیں۔ ۱۹۴۷ء کے انقلاب کے بعد بھی یہی کیفیت تھی اس موقعہ پر مسلمانوں میں اضمحلال پیدا

باقی صفحہ پر

کبھی ایسا بھی ہوا تھا

جناب عبدالحی صاحب فاروقی جامعہ ہمدرد دہلی

بزرگی کا سبب

حضرت بشر حافی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت محمد ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے بشر کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے معاصرین میں سے اللہ تعالیٰ نے تمہاری اتنی عزت افزائی کیوں کی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری سنت کی اتباع' صالحین کی خدمت' اپنے بھائیوں کی خیرخواہی اور میرے صحابہ و اہل بیت کے ساتھ محبت کی وجہ ہے۔ یہی وہ چیزیں ہیں جنھوں نے تم کو ابرار کے مرتبہ پر پہنچایا۔ (رسالہ قشیریہ)

تقدیر و تدبیر

ایک مرتبہ صوفیہ کے ایک گروہ نے حضرت جنید بغدادی کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا کہ ہم اگر طلب رزق کی کوشش کریں تو کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ۔ اگر یہ خیال ہے کہ وہ رزاق تمہیں بھول گیا ہے تو ضرور کوشش کرو۔ ان لوگوں نے عرض کیا کہ کیا آپ کا مقصد ہے کہ ہم توکل اختیار کر کے گھر میں بیٹھ رہیں اور ہاتھ پیر نہ ہلائیں؟ فرمایا ہر گز نہیں یہ کون کہتا ہے کہ تم اپنے توکل سے خدا کا امتحان لو کیونکہ اس طرح ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھنے کا یہی مطلب ہے کہ گویا تم خدا کا امتحان لے رہے ہو اور ایسی چیز ہے کہ جس سے سوا محرومی کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔ ان لوگوں نے عرض کیا کہ آخر پھر ہم کیا کریں نہ آپ طلب رزق کی اجازت دیتے ہیں اور نہ ہی متوکل ہو کر بیٹھ رہنے کی۔ آپ نے جواب دیا کہ بس یہی تدبیر کرو کہ تدبیر کو ترک کر دو۔ (عوارف المعارف)

ایمان و یقین کی پختگی

حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک سے حکایت ہے کہ ایک دن ان کے پاس کوئی سائل آیا اور کہنے لگا کچھ کھانا لاؤ۔ اس وقت آپ کے پاس سوائے دس انڈوں کے اور کچھ نہ تھا لہٰذا آپ نے کنیز کو حکم دیا کہ وہی انڈے سائل کو دے دے۔ کنیز نے نو انڈے تو سائل کو دے دئے اور ایک انڈا چھپالیا۔ جب غروب آفتاب کا وقت آیا تو ایک شخص آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کہ یہ جھابا لے جاؤ۔ چنانچہ حضرت ابن مبارک باہر نکلے اور جھابا اس سے لے لیا۔ اس میں انڈے دیکھے تو گنا تو نوے انڈے نکلے۔ تب آپ نے کنیز سے فرمایا کہ اور انڈے کہاں ہیں اور تو نے سائل کو کتنے دئے ہیں؟ اس نے کہا کہ میں نے اس کو نو دئے تھے اور ایک رکھ چھوڑا تھا کہ آپ اس سے روزہ افطار کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ تو نے ہم کو دس انڈوں کا خسارہ دلوایا۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی کا انجام

رسول نگر ضلع گوجرانوالہ پاکستان کے ایک شخص فخر عباس بخاری بر سرعام حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بالخصوص ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں توہین آمیز کلمات کہا کرتا تھا اور اس سلسلہ میں کئی سنی نوجوانوں سے اس کی جھڑپ بھی ہو چکی تھی۔ ایک موقع پر رسول نگر کے بڑے بازار میں حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے اسماء گرامی کا بورڈ لگایا گیا۔ تو یہ شخص اس پر بہت سیخ پا ہوا اور سر عام واہی تباہی بکنے کے ساتھ اس نے یہ دھمکی بھی دی کہ وہ اس بورڈ کو اتار کر دم لے گا۔ مگر قدرت نے اس کو مہلت نہ دی اور وہ قبل اس کے کہ بورڈ کو اتارتا اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آگیا۔ ہوا یوں کہ وہ گھر والوں سے کہہ کر گیا کہ وہ مچھلی کے شکار کے لئے جا رہا ہے۔ لیکن جب وہ دریا کے کنارے پہنچا تو اسے سانپ نے ڈس لیا اور اس کی لاش وہیں تین دن تک اس حالت میں پڑی رہی کہ جانوروں نے اس کی جسم پر کوئی گوشت کا حصہ باقی نہ رہنے دیا۔ چوتھے روز گھر والوں نے تلاش بسیار کے بعد اس کی لاش کو اندر ویر سے پہچانا۔

اس واقعہ کا سب سے زیادہ عبرتناک پہلو یہ ہے کہ جب اس کے گھر والوں نے اس کی لاش کو دیکھا تو اس کی حالت یہ تھی کہ اس کے سینے پر ایک بڑا سانپ بیٹھا ہوا تھا اور چاروں طرف سے دوسرے سانپوں نے گھیر رکھا تھا اور اس کے منہ میں زبان بھی کیڑے مکوڑوں نے کھالی تھی۔ لوگوں نے بڑی مشکل سے سانپوں کو ڈرا دھمکا کر وہاں سے ہٹایا اور اس کی لاش کو صندوق میں بند کر کے راتوں رات خوشی سے دفنا دیا گیا۔ فاعتبروا یااولی الابصار۔ (ماہنامہ انوار مدینہ لاہور جولائی ۸۶ء)

حضرات شیخین کی بدگوئی کرنے پر سزا

ابن ابی الدنیا نے ابو حاتم سے اور انہوں نے محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ مکہ مکرمہ میں مسجد الحرام میں بیٹھے تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا جس کا آدھا منہ کالا تھا اور آدھا سفید۔ اس نے کہا کہ لوگو مجھ سے عبرت پکڑو۔ میں حضرات شیخین (حضرت ابو بکر و عمر) کو سب و شتم کرتا تھا۔ چنانچہ ایک رات سویا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے میرے منہ پر طمانچہ مار کر کہا کہ اے اللہ کے دشمن! اے فاسق! اے فاجر! کیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو سب و شتم نہیں کرتا تھا۔ اسی دن سے میری یہ حالت ہو گئی ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔ (کتاب الروح)

شیخین کی شکایت پر عبرتناک سزا

قیروانی نے بیان کیا کہ مجھے ایک فاضل شیخ نے خبر دی کہ انہیں ابوالحسن المطلبی امام مسجد نبوی نے بتایا کہ انہوں نے مدینہ منورہ میں ایک عجیب و غریب ماجرا دیکھا۔ وہ یہ کہ ایک شخص جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو سب و شتم کرتا تھا بعد نماز فجر مسجد نبوی میں اس حال میں آیا کہ اس کی دونوں آنکھیں نکل کر رخساروں پر لٹک آئی تھیں انہوں نے اس سے اس کا سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ میں نے رات کو جناب رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے سامنے کھڑے ہیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ حضرات شیخین نے شکایت کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ ہمیں تکلیف دیتا ہے اور ہمارے اوپر سب و شتم کرتا ہے۔ جناب رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ اے ابو قیس! تجھے کس نے سب و شتم کرنے کو کہا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے۔ ہاتھ اٹھایا اور درمیان والی انگلی انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی دونوں میری طرف کر کے فرمایا۔ اگر تو نے جھوٹ بولا تو اللہ تعالیٰ تیری دونوں آنکھیں پھوڑ دے۔ اور یہ کہہ کر اپنی دونوں انگلیاں میری دونوں آنکھوں میں داخل کر دیں۔ اتنے میں نیند سے میری آنکھ کھل گئی۔ تب ہی سے میرا یہ حال ہے۔ وہ روتا جاتا تھا اور لوگوں کو اپنا حال سناتا جاتا تھا اور بلند آواز سے توبہ کرتا رہتا تھا۔ اللّٰہم احفظنا۔ (کتاب الروح)

ایک غیر متشرع فقیر

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی حج کو تشریف لے جاتے

ہوئے سورت کے قریب ایک جگہ فروکش ہوئے اسی اثناء میں آپ وہاں ایک غیر متشرع فقیر سے ملے جو اس علاقہ میں مرجع عوام بنا ہوا تھا جب آپ وہاں گئے تو دیکھا کہ وہاں بھنگ گھوٹ کر چل رہا ہے۔ جب اس کا پیالہ آپ تک آیا تو اس فقیر نے آپ سے کہا کہ عبدالحق اس کو پی لو۔ آپ نے انکار تو کر دیا مگر ساتھ ہی بہت متحیر بھی ہوئے کہ میں اتنی دور دراز سے یہاں آیا ہوں اور یہاں نہ کوئی میرا شناسا ہے اور نہ واقف کار۔ اس فقیر نے کیسے مجھے پہچان کر میرا نام لے لیا۔ رات میں آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک چار دیواری کے اندر حضرت رسول اکرم ﷺ تشریف فرما ہیں۔ اور وہی فقیر دربانی کر رہا ہے جب آپ ملنے کے لئے اندر جانے لگے تو اس فقیر نے اندر جانے نہ دیا۔ صبح کو پھر اس کی مجلس میں آئے اور پھر وہی پینے پلانے والے سوال و جواب ہوئے اور آنے والی رات کو پھر وہی سابقہ حالات پیش آئے۔ آخر کار تیسرے دن پھر وہی بات ہوئی تو آپ نے خواب ہی میں فریاد کرتے ہوئے دربار نبوت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آج کئی دن سے حاضر ہو رہا ہوں مگر یہ غیر متشرع فقیر مجھ کو اندر آنے سے روک رہا ہے۔ چنانچہ اندر سے آواز آئی۔ او کتے ہٹ جا اور عبدالحق کو اندر آنے دے۔ اس طرح وہ ہٹ گیا اور آپ دربار پر انوار میں تشریف لے گئے۔ اگلے روز صبح کو جب پھر اس فقیر کے حلقہ میں گئے تو دیکھا کہ وہاں سناٹا چھایا ہوا ہے اور دوسرے فقیر و ملنگ وہاں باہر بیٹھے ہوئے ہیں مگر وہ خود فقیر موجود نہیں ہے۔ شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے ان لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے پیر صاحب ابھی تک باہر نہیں آئے ہیں۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ اندر سے کوئی اور بھی نکلا ہے کہ نہیں؟ ان سب نے جواب دیا کہ تھوڑی دیر ہوئی اندر سے ایک کالا کتا ضرور نکلا تھا۔ شاہ عبدالحق قدس سرہ نے فرمایا کہ بس وہی تمہارا پیر تھا جس کی شکل مسخ ہو کر کتے کی شکل میں تبدیل ہوگئی ہے۔ جب لوگوں نے اندر جاکر دیکھا تو واقعی حجرہ خالی تھا۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا!

نویں صدی کے مجدد اعظم جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے لکھا ہے کہ ان کے پاس ایک فریادی آیا اور اس نے درخواست کی کہ آپ سلطان وقت کے پاس میری سفارش کردیں۔ آپ نے اس کے جواب میں لکھا کہ اے میرا بھائی میں پچھتر دفعہ سید دو عالم ﷺ کی زیارت جاگتے اور سوتے کی حالت میں کرچکا ہوں اور آپ سے بعض احادیث کی صحت کے متعلق بھی پوچھ چکا ہوں مجھے خدشہ ہے کہ اگر میں آپ کے ساتھ سلطان کے پاس سفارشی بن کر چلا جاؤں تو ہوسکتا ہے کہ مجھے حضور پاک ﷺ کی زیارت پھر دوبارہ نصیب نہ ہو لہٰذا میں اس شرف اور بزرگی کو جو زیارت سید دو عالم ﷺ کے طفیل حاصل ہوئی ہے۔ شرف سلطانی حاصل ہونے پر ترجیح دیتا ہوں۔ (سعادت الدارین ص ۴۲۷)

زلزلے، قحط اور وبائیں

مولانا ابوالمظفر ظفر احمد قادری

طاعون آیا

۶۴ھ میں بصرہ کے اندر ایسا شدید طاعون آیا کہ امیر بصرہ کی والدہ کا انتقال ہوا تو اس کا جنازہ اٹھانے کے لئے چار آدمی نہ ملے۔ ۶۹ھ میں طاعون جارف کا واقعہ پیش آیا جس میں تین دن کے اندر ستر ہزار آدمی ہلاک ہوئے۔ اسی طاعون میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اسی لڑکے مبتلا ہو کر انتقال کر گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کل اولاد سو سے کچھ زائد تھی) اس واقعہ میں مرنے والوں کو قبرستان تک لے جانا اور قبر میں دفن کرنا ناممکن ہو گیا تھا۔ اس لئے جب سارے گھر والے مرجاتے تو سب کو ایک کوٹھے میں بند کر کے ان کا دروازہ اینٹ گارے سے بند کر دیا جاتا تھا۔

بچوں کو ذبح کرکے کھاگئے

۱۳۱ھ میں طاعون آیا تو پہلے دن ستر ہزار، دوسرے دن ستر ہزار سے کچھ زائد ہلاک ہوئے اور تیسرے دن سب آدمی ٹھنڈے ہوگئے۔ ۳۳۴ھ میں ایسا قحط پڑا کہ لوگ اپنے بچوں کو ذبح کر کے کھانے لگے اور مردار جانور کھائے جانے لگے اور چند روٹیوں کے بدلے میں بڑی بڑی جائیدادیں فروخت کردی گئیں۔ معزالدولہ امیر وقت کے لئے بیس ہزار روپے میں ایک (کر) گیہوں خریدے گئے (ایک کر ہمارے وزن سے قریباً اسی من ہوتا ہے) جس کے حساب سے دو سو روپیہ کا ایک من اور پانچ روپیہ کا ایک سیر ہوتا ہے۔

بھوکے مرگئے

۳۳۸ھ میں قحط اس قدر شدید ہوا کہ پانچ سیر غلہ سات کنی میں اور ایک انار ایک کنی ایک ککڑی ایک کنی میں فروخت ہوتی تھی۔ اور مصر سے خبر پہنچی کہ تین چوروں نے ایک گھر میں نقب لگائی۔ صبح کے وقت تینوں مرے ہوئے پائے گئے۔ ایک نقب کے دروازہ پر دوسرا سیڑھی پر تیسرا کپڑوں کی بندھی ہوئی گٹھڑی پر۔

انسانوں کا گوشت کھاگئے

۴۴۹ھ میں اس قدر شدید قحط اور وبا عام ہوئی کہ آدمی آدمی کو کھانے لگے اور بادام اور شکر روپیہ کی روپیہ بھر آنے لگی۔ اسی قحط میں ایک وزیر ایک روز اپنے گھوڑے سے ایک جگہ اترے تو تین آدمیوں نے دوڑ کر گھوڑے کو ذبح کیا اور کچا گوشت کھانے لگے۔ اس پر وزیر نے ان تینوں کو سولی چڑھا دیا۔ صبح کو دیکھا گیا کہ ان تینوں کی صرف ہڈیاں رہ گئیں گوشت دوسرے بھوکے کھاگئے۔ (ماخوذ بلفظہ من الآفات والحوادث)

بیس ہزار آدمی مرگئے

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور عہد میں ۲۰ھ میں زلزلہ آیا۔ پھر ۹۴ھ میں چالیس روز تک زلزلہ جاری رہا اور بڑے بڑے مکانات گر گئے اور شہر انطاکیہ بالکل منہدم ہوگیا اور ۲۳۳ھ میں شہر قومس زلزلہ سے الٹا ہو گیا اور سارے شہر میں سوائے ایک آدمی کے کوئی باقی نہ رہا۔ اس کے قریب قریب انطاکیہ میں زلزلہ آیا تو بیس ہزار آدمی ہلاک ہوگئے۔

گرم ہوا سے کھیتیاں جل گئیں

اور ۲۲۴ھ میں بغداد، بصرہ، کوفہ، واسط و عبادان و اہواز و ہمدان میں ایک ایسی سخت تیز ہوا چلی کہ جس نے کھیتیاں جلادیں۔ بازار بند ہوگئے۔ باون روز تک یہی ہوا چلتی رہی۔

آسمان سے پتھر گرا

۲۴۸ھ میں طاہر بن عبداللہ نے خلیفہ وقت امیر المومنین متوکل باللہ کے دربار میں ایک پتھر بھیجا جو طبرستان کے اطراف میں آسمان سے گرا تھا۔ جس کا وزن آٹھ سو چالیس درہم کے برابر تھا اس کے گرنے سے دھماکہ بارہ بارہ میل تک سنا گیا اور گر کر پانچ ہاتھ تک زمین میں دھنستا ہوا چلا گیا۔

بستیاں زمین میں دھنس گئیں

۲۳۰ھ میں ایک ہوا بلاد ترک سے نکل کر ...

ایک بڑی خلقت کو زکام کے ذریعہ ہلاک کردیا۔ پھر نیشاپور اور رے میں پہنچی تو تجار اور کھانسی سے بہت سے آدمیوں کو ہلاک کردیا۔ اور بلاد و مغرب سے خطوط آئے کہ قیروان کی بستیوں میں سے تیرہ بستیاں زمین میں دھنس ہو گئیں اور سوائے دو آدمیوں کے ان میں کوئی نہیں بچا اور یہ بچنے والے بھی بالکل سیاہ رنگ ہو گئے تھے۔ جب شہر قیروان میں آئے تو لوگوں نے ان کو نکالا کہ تم عذاب الٰہی میں گرفتار ہو۔ حاکم بلدہ نے ان کے لئے شہر سے باہر مکان بنوا دیا۔

عجیب جانور پہاڑ چل گیا

۲۴۱ھ میں دامغان میں زلزلہ آیا پچیس ہزار آدمی ہلاک ہو گئے اور یمن میں ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کی جگہ چلا گیا۔ اور حلب میں ایک جانور کوے سے بڑا اور گدھ سے چھوٹا ایک درخت پر آکر ٹھہرا اور چالیس مرتبہ آواز دی۔ اتقو اللہ اللہ یعنی اللہ سے ڈرو' اللہ اللہ چالیس آوازیں دے کر اڑ گیا۔ پھر اگلے دن آیا اور چالیس آوازیں حسب سابق دے کر اڑ گیا۔ حاکم بلدہ نے اس کو لکھا اور پانچ سو آدمی جنہوں نے یہ آواز سنی تھی اس پر گواہی دی۔

عجیب آوازیں پتھروں کی بارش

۴۲۵ھ میں انطاکیہ میں زلزلہ آیا جس سے ڈیڑھ ہزار مکانات منہدم ہو گئے اور اہل انطاکیہ گھروں' روشندانوں اور دریچوں سے نہایت خوفناک آوازیں سنتے تھے۔ اور تینس میں نہایت ہیبت ناک آوازیں سنی گئیں جو بہت عرصہ تک باقی رہیں جس سے بڑی خلقت تباہ ہو گئی۔ ۴۲۵ھ میں ایک بستی پر سیاہ و سفید پتھروں کی بارش ہوئی۔

انسان پتھر ہو گئے

۸۸ھ میں مقام دونیل میں زلزلہ آیا (دونیل موصل کے قریب ایک شہر ہے) صبح کو دیکھا گیا تو شہر کا اکثر حصہ خاک کا ڈھیر ہو چکا تھا گری ہوئی عمارتوں کے نیچے سے ایک لاکھ پچاس آدمی مردہ نکالے گئے۔ ۳۱۹ھ میں حجاج کا ایک قافلہ راستہ گم کر کے کسی طرف جا نکلا وہاں بہت سے آدمی پتھر بنے ہوئے دیکھے اور ایک عورت پتھر کی تنور پر کھڑی ہوئی دیکھی اور تنور میں جو روٹی تھی وہ بھی پتھر کی ہو گئی تھی۔

(کشکول ص ۱۹۳ تا ۱۹۵)

اللہ کی راہ میں دینے والے

حضرت نافعؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو جو بھی چیز پسند آجاتی تھی اسے صدقہ کر دیتے تھے' اور بعض مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ ایک ہی مجلس میں تیس ہزار کی رقم اللہ کی راہ میں خرچ کر دی۔

موسیقی ایک تباہ کن مرض

حافظ سحر گل صدیقہ' مدرسہ حفظ البنات اکوڑہ خٹک

کسی بھی بیماری کا خطرناک اور آخری درجہ یہ ہوتا ہے کہ کوئی بیمار شخص بیماری کو بیماری نہ سمجھے۔ اسی طرح گناہ کا آخری اور مہلک درجہ یہ ہے کہ انسان گناہ تو کرے لیکن گناہ کو گناہ ہی نہ سمجھے بلکہ الٹا اس پر فخر کریں۔ ہمارے ہاں آج کل بعض اپ ٹو ڈیٹ اور جدت پسند طبقے موسیقی اور رقص و سرود کو گناہ ہی نہیں سمجھتے بلکہ اسے فن لطیف' آرٹ' ثقافت اور روح کی غذا اور نہ معلوم کیا کیا کہتے ہیں۔

جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لوگ محصول مملکت کو اپنی دولت بنالیں گے اور امانت کو غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھیں گے اور غیردین کے لئے علم پڑھیں گے اور آدمی اپنی بیوی کی بات مانے اور ماں کی نافرمانی کرے گا۔ اپنے دوست کو آرام پہنچائے گا اور باپ کو ستائے گا اور لوگ مسجدوں میں شور مچائیں گے اور خاندان کا سردار فاسق شخص ہوگا اور قوم کا رئیس ایک رذیل آدمی ہوگا اور اس کے شر و فساد سے ڈر کر لوگ اس کی تعظیم کریں گے اور گانے بجانے کی چیزیں عام طور پر ظاہر ہوں گی اور گانے بجانے والیاں ظاہر ہوں گی۔ شرابیں پی جائیں گی اور اس امت کے پچھلے لوگ اپنے پہلے والوں پر لعنت بھیجیں گے اس حالت میں لوگ منتظر رہیں کہ ایک سرخ آندھی اٹھے گی' زلزلہ آئے گا خسوف واقع ہوگا' صورتیں مسخ ہو جائیں گی' آسمان سے پتھر برسیں گے اور ان کے علاوہ دیگر علامتیں بھی پے در پے ظاہر ہوں گی جس طرح کسی ہار کا دھاگہ توڑ دیا جائے گا تو موتی لگاتار گرتے چلے جاتے ہیں یہ اپنے گرد و پیش پر نظر ڈالئے اور دیکھئے کہ ان علامتوں میں سے کون سی علامت ہے جو ہمارے معاشرے میں نہیں پائی جاتی۔

کیا حکمرانوں نے عوام کے محصولات کو جاگیر نہیں سمجھ رکھا ہے؟

کیا والدین کو نہیں ستایا جارہا ہے؟

کیا قوم کے بدترین افراد لیڈر اور رہنما بنے ہوئے نہیں ہیں؟

کیا زکوٰۃ کو تاوان اور ٹیکس نہیں سمجھا جارہا ہے؟

کیا ریڈیو' ٹی وی' وی سی آر اور سینما کے ذریعے گانے بجانے کو عام نہیں کردیا گیا؟

کیا گھر گھر میں رقص و سرود کی محفلیں برپا نہیں کی جارہی ہیں؟

علامتیں تو پوری ہو چکی ہیں۔ اب عذاب کا انتظار کیجئے۔ بلکہ انتظار کیا معنی عذابوں میں تو ہم مبتلا ہیں' بلاؤں اور آفتوں کا تو ہم شکار ہیں

کیا ظالم اور فاسق حکمران اللہ کا عذاب نہیں

کیا بین الاقوامی تحقیر و تذلیل عذاب نہیں؟

کیا باہمی قتل و قتال اور نفاق و افتراق عذاب نہیں؟

کیا دلوں کا اضطراب اور روحوں کی بے چینی عذاب نہیں؟

کیا یہ زلزلے یہ دھماکے' یہ سیلاب یہ ایکسیڈنٹ اور یہ جنگیں عذاب نہیں؟

یہ سب بلائیں اور مصیبتیں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں لیکن ہمیں توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوتی بلکہ ہم دن رات گانے بجانے اور لہو لعب میں لگے ہوئے ہیں جبکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تو یوں فرمایا کہ گانے والوں کی نماز قبول نہیں۔ کبھی یہ فرمایا کہ جو کسی گانے والے کا گانا سنے گا قیامت میں اس کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا جائے گا۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مرگیا کہ اس کے پاس گانے والی ہو اس کی نماز جنازہ مت پڑھو۔ یہ فرمایا کہ گانا بجانا سننا معصیت ہے۔ اس کے لئے بیٹھنا فسق ہے۔ اس سے لطف اندوزی کفر ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمان یورپ کی تقلید میں اندھے راستوں پر ہانکے جا رہا ہے۔ یورپ سے اٹھنے والی ہر برائی کو آسمانی تحفہ سمجھ کر قبول کیا جاتا ہے۔ ہماری یورپ کی اندھی تقلید پر ایک شاعر نے خوب تبصرہ کیا ہے۔

طاق دل میں چراغ انگریزی
سر کے اندر دماغ انگریزی
چال انگریزی اعمال انگریزی
جسم کا بال بال انگریزی
جسم ہندی میں جان انگریزی
منہ کے اندر زبان انگریزی
اور
کھیل رہا ہے گلا تو کھل جائے
لیڈر صاحب سے مل جائے

وقت وقت کی بات ہے کبھی تو غیرت کا یہ عالم تھا کہ قیام پاکستان سے قبل مسجد کے سامنے سے کوئی جلوس گاتے ہوئے اور ڈھول بجاتے ہوئے گزر جاتا تو اس پر مسلمان مشتعل ہو جاتے اور غیرت مند نوجوان جان تک دینے سے گریز نہ کرتے۔ آج مسجد کے سامنے میں فحش اور عریاں فلمیں چلتی ہیں مگر کسی نوجوان کی غیرت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔
پہلے گانے والوں کو میراثی' بھانڈ' کنجر اور ڈوم کہا جاتا تھا اور میراثیوں کو یہ جرات نہیں ہوتی تھی کہ وہ معزز لوگوں کے ساتھ کسی چارپائی یا کرسی پر بیٹھیں بلکہ انہیں نیچے بیٹھنا پڑتا تھا۔ آج میراثیوں کو اور کنجری کو فنکار اور گلوکار کہا جاتا ہے اور ان کی ایسی آؤ بھگت کی جاتی ہے جو کسی بڑے سے بڑے عالم دین' محدث' مفسر بلکہ کسی وزیر کی بھی نہیں ہوتی۔ ہمارے ملک پاکستان میں اگر ہندوستان کا کوئی مشہور میراثی اور کنجر آجاتا ہے تو پوری قوم نیچے سے اوپر تک دیدہ و دل فرش راہ کر رہی ہیں۔
بہت سے خوف خدا سے عاری لوگ بڑی ڈھٹائی سے کہتے ہیں کہ جناب موسیقی روح کی غذا ہے مگر یہ کیسی غذا ہے؟ جس سے نفاق اور قساوت پیدا ہوتی ہی جس کی وجہ سے ذکر و تلاوت اور عبادت و اطاعت کی لذت ختم ہو جاتی ہے؟ جو مسلمان بہنوں بیٹیوں کو بے حجاب اور بے حیا بناتی ہے۔
یہ تو نشہ ہے جسے ہم غذا سمجھ بیٹھے ہیں۔ اگر بالفرض موسیقی غذا ہے تو جان لیجئے کہ یہ شیطان اور شیطان کے چیلے چانٹوں کی غذا ہے۔ یہ قیصر و کسریٰ اور یہود و ہنود کی غذا ہے۔ مسلمانوں کے روح کی غذا قرآن کی تلاوت ہے مسلمان کی روح کی غذا اللہ و رسول ﷺ کی غذا نماز اور ذکر و استغفار ہے۔
وہ والدین جو گانے بجانے کا شوق رکھتے ہیں جو ہر وقت فحش غزلیں اور نغمے سنتے رہتے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ان کی فحاشی اور بے حیائی کا اثر اولاد پر بھی پڑ سکتا ہے۔ کیونکہ والدین جب نیک ہوں خدا سے ڈرنے والے ہوں' عابد' زاہد' نمازی' پرہیزگار ہوں' حلال روزی کمانے والے ہوں حرام سے بچنے والے ہوں تو پھر اولاد محمد بن قاسم جیسی ہوتے ہیں' طارق بن زیاد' مجدد الف ثانی' مولانا محمد زکریا' محدث العصر یوسف بنوری اور مفتی محمود جیسے ہوتے ہیں اور جب معاملہ اس کے برعکس ہو اور والدین فاسق و فاجر ہوں حرام کھائے اور گانے بجانے کے شوقین ہوں تو پھر اولاد کنجر میراثی بنتی ہے' چور ڈاکو' نپولین' اور ہٹلر بنتی ہیں چنگیز خان اور ہلاکو خان بنتی ہیں۔
اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور دین کی سچی تڑپ نصیب فرمائے۔

کسی مسلمان بھائی کے کام آجانا

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا "کسی مسلمان بھائی کے کام آجانا مجھے سال بھر اعتکاف میں رہنے سے زیادہ پسند ہے۔"

طب وصحت

لونگ کے کرشمات

حکیم محمد طارق محمود چغتائی گولڈ میڈلسٹ احمد پور شرقیہ

کھانے میں لذت کام و دہن کا محاورہ مشہور عام ہے جو شاید لونگ کے بغیر نامکمل ہو کیونکہ جس کھانے میں لونگ کا استعمال نہ کیا گیا ہو اس کی لذت بے معنی ہوتی ہے عوام الناس میں لونگ صرف باورچی خانے تک محدود ہے حالانکہ امراض کے علاج میں لونگ سے بڑھ کر شاید ہی کوئی دوا وسیع فوائد کی حامل ہو احقر تجربات و مشاہدات کی روشنی میں لونگ کے سینکڑوں تیر بہدف فوائد و محاسن قارئین کی صحت و تندرستی کو ملحوظ رکھتے ہوئے عرض کرنے کی کوشش کرتا ہے واضح رہے بہترین لونگ وہی ہوتی ہے جس کے اوپر ٹوپی ہو اس میں تمام لونگ سے زیادہ فوائد ہوتے ہیں۔

لونگ اور اعصاب

اعصابی کمزوری دور جدید کی عام مرض بن چکی ہے ہر عورت اور مرد اس مرض کا شکار ہیں اور سینکڑوں ٹانک اور ادویہ اس مرض کے ازالہ کے لئے ہیں لیکن الغرض بہر دو لونگ پٹھوں کی کمزوری کھچاؤ اور تھکان کے لئے از حد مفید اور موثر ہے اگر کھانے کے بعد چٹکی بھر باریک لونگ کھائے جائیں تو بہت مفید ہوں گے لیکن اس بات کو ملحوظ رکھا جائے کہ اگر معدے کے اندر بہت زیادہ گرمی ہو تو اس کا استعمال بہت کم مقدار میں کیا جائے۔

لونگ اور امراض قلب

دل کا ڈوبنا' متلی' چکر' کمزوری بے طاقتی' ڈھیلا پن ان تمام کیفیات کے لئے لونگ کا چوسنا یا چٹکی بھر چائے کے ساتھ میں لینا لونگ بلڈ پریشر کا کامیاب علاج ہے۔ جب لو بلڈ پریشر کی تمام دوائیں ناکام ہو گئی ہوں اس وقت لونگ کا مندرجہ ذیل استعمال بہت مفید ہوتا ہے۔ ایک گرم پانی کے کپ میں لیمو نچوڑ کر اس میں دو چمچ شہد ملا کر ایک چٹکی لونگ منہ میں ڈال کر اوپر سے یہ قہوہ پی لیں لو بلڈ پریشر کا یہ ایک کامیاب فارمولہ ہے۔ بعض اوقات دل کی دھڑکن اعصاب کی کمزوری کی وجہ سے تیز ہو جاتی ہے ایسی حالت میں لونگ کامیاب نسخہ ہے۔

لونگ اور تبخیر

امراض معدہ میں اس وقت بڑی مرض معدے کی گیس اور تبخیر ہے جب مریض کا کھانا ہضم نہ ہو کھٹے کھٹے ڈکار اوپر کو کھانا چڑھنا متلی بدہضمی کی کیفیت ہو تو لونگ چٹکی بھر کا استعمال ہر کھانے کے بعد ضرور کرنا چاہئے اگر چٹکی بھر لونگ کے ساتھ عرق سونف ایک کپ اوپر سے پی لیں تو سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے۔

لونگ اور قے

لونگ قے' متلی' ابکائی کا بہترین علاج ہے ایسی حالت میں لونگ کھلائیں اور ثابت لونگ منہ میں رکھ کر چوسیں جب بچوں کو بار بار قے آرہی ہو لونگ گھس کر چٹائیں۔

لونگ اور ہچکی

ہچکی نامراد مرض ہے دیکھنے کو عام مرض ہے لیکن بہت دیرینہ اور خطرناک مرض ہے اگر بار بار ہچکی تنگ کرنے لگے تو لونگ چوسیں اور لونگ کی چٹکی عرق جوائن کے ساتھ بار بار لیں۔

لونگ اور علاج دست

اس ضمن میں احقر کا ایک مکمل مضمون قارئین کی نذر ہو چکا ہے جب کھانے کے فوراً بعد اجابت کی حاجت ہو پیٹ میں مروڑ' اور بار بار دست خاص طور پر دودھ کے پیتے ہی دست آجانا ایسی تمام کیفیات کے لئے بڑی الائچی اور پودینہ کا پانی ایک کپ کے ساتھ چٹکی بھر لونگ دن میں چار بار لیں۔ تمام امراض کو نافع ہے۔

لونگ اور رال بہنا

بعض لوگوں کو سوتے ہوئے منہ سے پانی بہنے کی شکایت ہوتی ہے حتیٰ کہ تمام تکیہ پانی سے بھر جاتا ہے بار بار اٹھ کر تھوکنا پڑتا ہے ایسی تمام کیفیات کے لئے لونگ کا استعمال بہت مفید ہے۔

لونگ اور منہ کی بدبو

مجلس اس وقت کشت زعفران ہوتی ہے جب منہ سے پھول جھڑیں اور جب منہ سے بدبو کے بھبکے نکلیں تو تمام

باقی ص ۲۵ پر

مسیلمۂ پنجاب مرزائے قادیانی کے کفریہ اقوال

آخری قسط

توحید و صفات باری تعالیٰ جل جلالہٗ میں ہمسری

حضرات انبیاء کرام و اہلبیت عظام کی شان میں گستاخیاں

انگریز آقاؤں کی بیعت | مسئلہ جہاد کا بطلان | دعوائے نبوت

قادیانیوں کا سیاسی پس منظر، ان کا وجود پاکستان کیلئے خطرۂ عظیم ہے

تحریر: حضرت مولانا شاہ احمد نورانی، صدر جمعیۃ علماء پاکستان

مجھ کو فنا اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔

(خطبہ الہامیہ ص ۲۳ پر مرزا جی لکھتے ہیں۔

واعطیت صفتہ الافناء و الاحیاء مجھ کو فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔

مرزا کا امر کن فیکون ہے۔ البشرے جلد دوم ص ۹۴

انما امر ک اذا اردتشیا ان تقول لہ کن فیکون" اے مرزا تحقیق۔ تیرا ہی حکم ہے جب تو کسی شے کا ارادہ کرے تو اس سے کہہ دیتا ہے پس وہ ہو جاتی ہے۔"

میں خدا کے بیٹے کی طرح ہوں۔ حقیقتہ الوحی ص ۸۶

۱۔ انت منی بمنزلہ ولدی۔ اے مرزا تو میرے نزدیک میرے بیٹے کے ہے۔

۲۔ انت منی بمنزلتہ اولادی۔ تو مجھے بمنزلہ میری اولاد کے ہے۔ البشریٰ جلد دوم ص ۶۵۔

۳۔ سر ک سری۔ اے مرزا تیرا بھید میرا بھید ہے۔ البشریٰ ص ۱۲۹ جلد دوم۔

۴۔ ظہور ک ظہوری۔ اے مرزا تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ البشریٰ ص ۱۳۶ جلد دوم۔

مرزا نہ ہوتا تو افلاک نہ ہوتے

لو لاک لما خلقت الافلاک اے مرزا اگر تو نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا۔ البشریٰ جلد دوم ص ۱۱۳۔

خدا عرش سے تیری طرف چلا آتا ہے۔ انجام آتھم ص ۵۵۔

یحمدک اللہ من عرشہ یحمدک اللہ و یمشی الیک خدا عرش سے تیری حمد کرتا اور تیری طرف چلا آتا ہے۔

میرا نام خدا کا سب سے بڑا نام ہے۔ البشریٰ جلد دوم ص ۹۱۔

انت اسمی الاعلیٰ اے مرزا تو میرا سب سے بڑا نام ہے۔

سب کچھ تیرے لئے ہے۔ البشریٰ جلد دوم ص ۱۲۷۔

کل لک و لامر ک سب تیرے لئے اور تیرے حکم کے لئے ہے۔

تو مدینتہ العلم ہے۔ البشریٰ جلد دوم ص ۹۱۔

انت مدینتہ العلم اے مرزا تو علم کا شہر ہے۔

میں قرآن کی مثل ہوں۔ البشریٰ جلد دوم۔

ما انا الا کالقرآن و سیظہر علی یدی ما ظہر من الفرقان میں تو بس قرآن کی طرح ہوں اور قریب ہے میرے ہاتھ پر ظاہر ہو گا جو قرآن سے ظاہر ہوا۔

میرے الہام قرآن کی طرح غلطیوں سے مبرا ہیں۔ در ثمین فارسی ص ۱۹۳۔

ہمچو قرآن منزہ اش دانم = از خطاہا ہمیں است ایمانم

میرا ایمان ہے کہ میری وحی قرآن کی طرح غلطیوں سے مبرا ہے۔

میرا بیٹا اول و آخر کا مظہر ہو گا گویا خدا اترے گ

البشریٰ جلد دوم ص ۲۱ ص ۱۳۴

مظہر الاول و الاخر مظہر الحق و العلا کان اللہ من السماء۔ میرا پیدا ہونے والا بیٹا اول و آخر کا مظہر اور وہ حق و غلبہ کا مظہر ہو گا گویا خدا آسمان سے اترے (در ثمین فارسی ص ۱۹۳) کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین۔ کہ گوید دروغ ہست لعین

جس طرح دوسرے نبیوں کو وحی پر یقین تھا۔ اسی ط میں کسی نبی سے یقین میں کم نہیں جو جھوٹ کہتا ہے وہ ل ہے۔

میں عرفان میں کسی نبی سے کم نہیں

مذکورہ بالا الہامات میں آپ نے مرزا کا صفات با اور قرآن کی مثل ہونے کا حال پڑھا۔ اب حضرا انبیائے کرام پر ہاتھ صاف کرتے ہوئے الہام ہوتا۔ (در ثمین فارسی ص ۱۹۳) انبیاء گرچہ بودہ اند بسے من بعرفان نہ کمترم ز کسے۔ اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہ مگر میں عرفان میں ان نبیوں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔

میری آمد سے ہر نبی زندہ ہو گیا۔ در ثمین فار ص ۱۹۵

زندہ شد ہر نبی باآمدنم ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

میری آمد سے ہر نبی زندہ ہو گیا۔ ہر رسول میرے میں چھپا ہوا ہے۔

میرے وجود نے سارے نبیوں کے نمونے ظا

گئے۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم

اس زمانے میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں۔

جو باغ آدم نے لگایا وہ بغیر میرے ناتمام تھا۔

درثمین اردو ص ۱۱۳

روضہ آدم کہ تھا وہ ناکمل اب تک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

میں مسیح و عیسیٰ محمد احمد ہوں

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد بھی رکھا گیا اور رسول بھی۔ منقول از ایک غلطی کا ازالہ۔ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۲

(تریاق القلوب نمبر ۳)

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

میں مسیح زماں ہوں۔ میں کلیم خدا ہوں۔ میں محمد ہوں۔ میں احمد مجتبیٰ ہوں۔

آدم نیز احمد مختار در برم جامہ ہمہ ابرار

میں آدم ہوں نیز احمد مختار ہوں۔ میں تمام نیکیوں کے لباس میں ہوں۔

انچہ داد است ہر نبی را جام داد آن جام را مرا بہ تمام

خدا نے جو پیالے ہر نبی کو دیئے ہیں۔ تمام پیالوں کا مجموعہ مجھے دیا ہے۔

عیسیٰ کا ذکر چھوڑو میں اس سے بہتر ہوں۔ دافع

البلاء ص ۲۰

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

اے عیسائی مشنریو۔ ربنا المسیح مت کہو تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ (دافع البلاء ص ۱۳)

عیسیٰ تو میرے منبر پر بھی پاؤں نہیں رکھ سکتا۔

ازالہ اوہام ص ۱۵۸

ایک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجاست تابنہد پا بمنبرم

میں وہ ہوں جو حسب بشارات آیا ہوں۔ عیسیٰ کہاں ہے کہ میرے منبر پر پاؤں بھی رکھ سکے۔

حقیقۃ الوحی ص ۱۴۸۔ مجھے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مسیح بن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھا سکتا۔

مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے (کشتی نوح ص ۱۶)

مثیل موسیٰ۔ موسیٰ سے بڑھ کر ہے اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھ کر ہے۔ (کشتی نوح ص ۱۳)

مذکورہ بالا حوالہ جات میں آپ نے دیکھا کہ مرزا نے خود کو حضرات انبیائے کرام سے کس طرح افضل و اعلیٰ سمجھا۔

میں حجر اسود ہوں۔ البشریٰ جلد اول ص ۴۸

مُنم پائے من بوسید من گفتم کہ سنگ اسود منم۔ ایک شخص نے میرے پاؤں کو بوسہ دیا تو میں نے کہا کہ میں سنگ اسود ہوں۔

قادیان ارض حرم ہے۔ درثمین اردو ص ۵۲

زمین قادیان اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

اخبار الفضل قادیان جلد نمبر ۳ ۲۷ ۴ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۱ء

"جو احباب واقعی مجبوریوں کے سبب اس موقعہ (جلسہ سالانہ) پر قادیان نہیں آسکے وہ تو خیر معذور ہیں لیکن جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم دیکھنے کے عہد واثق کا پاس کیا اور ارض حرم (قادیان) کے انوار و برکات سے بہرہ اندوز ہونے امام محترم کی زیارت کرنے کے شوق میں دارالامان میں عین ٹھیک وقت پر آن ہی پہنچے ان کی للہیت ان کا اخلاص فی الواقع قابل تحسین ہے۔ اقامت نماز کے وقت جو ہجوم خلائق مسجد مبارک میں نہیں سما سکتا تو گلیوں، دکانوں، راستوں تک میں نمازی ہی نمازی نظر آتے۔

نوٹ۔ جو شخص عالم خواب میں خالق بن جائے۔ اسے حجر اسود بنے یا قادیان کو ارض حرم کہہ دینے میں کیا باک ہو سکتی ہے۔

ایسے سو حسین میری جیب میں پڑے ہیں

وہ سیدنا امام حسین علیہ السلام جن کا مقام دنیائے

اسلامی کے نزدیک اعلیٰ ہے فرزند رسول جگر گوشہ علیؓ و زہراؓ شہید کربلا راکب دوش مصطفیٰ کے مقابلہ میں کتنا ہے۔

کربلا ئیست سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم
(درثمین ص ۱۴۳)

میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے
سو حسین میرے گریبان میں پڑے ہیں

مجھ میں اور حسین میں فرق عظیم ہے

اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے جو حسین سے بڑھ کر ہے۔ (دافع البلاء ص ۱۳)

شتان ما بینی و بین حسینکم فانی اوید کل آن وانصر

مجھ میں اور تمہارے حسین میں فرق عظیم ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید و نصرت مل رہی ہے۔

و اما حسین فاذکروا دشت کربلا
الی ھذہ الایام تبکون فانظروا

اس حسین کو جو دشت کربلا میں ہے تم یاد کر کے روتے ہو پس سوچ لو۔

وانی قتیل الحب لکن حسینکم
قتیل العدی فالفرق اجلی و اظہر

میں کشتہ محبت ہوں مگر تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق ظاہر ہے۔ (اعجاز احمدی ص ۶۹)

حضرات صحابہ جس کی عزت و حرمت کریں، جسے شہنشاہ کونین حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین منا فرمایا جن کو سید اشباب اہل الجنۃ فرمایا گیا۔ جس نے میدان کربلا میں حق و صداقت کے لئے گھر بار لٹا دیا۔ اس سیدنا حسین امام عالی مقام کی بارگاہ میں مرزا جی کی یہ ہفوات۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

کیا مرزا جی نے دعویٰ نبوت نہیں کیا۔

لاہوری گروہ مرزا جی کو مجدد مانتا ہے اور کہتا ہے کہ مرزا جی نے دعویٰ نبوت نہیں کیا۔ ذیل کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔ بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء

۱۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔

۲۔ میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت۔ ایک وحی الٰہی اور مسیح موعود کا دعویٰ تھا۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۵ حاشیہ)

۳۔ غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے نبی ہوں۔ میں ہی ایک مخصوص فرد ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیا اقطاب اس امت میں گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۹)

۴۔ جس شخص کو بکثرت مکالمے و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۰)

۵۔ میرے نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی قطعی بکثرت نازل ہو جو غیب پر مشتمل ہو اس لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا مگر بغیر شریعت کے۔ (تجلیات الٰہیہ ص ۲۶)

۶۔ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ایک کلام پاک جو غیب پر مشتمل ہو جس میں زبردست پیشین گوئیاں ہوں مخلوق کو پہنچانے والا اسلامی اصطلاح میں نبی کہلاتا ہے۔ (حجۃ اللہ ص ۲)

۷۔ اگر خدائے تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ اس کو کس نام سے پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہیں۔ منقول ایک غلطی کا ازالہ۔

میں مسیح موعود اور نبی اللہ ہوں۔ نزول المسیح ص ۴۸

میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔

۹۔ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء ص ۱۱)

قرآن کریم کی آیات کو اپنی وحی ٹھہرا کر دعویٰ نبوت کیا

قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا

اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کی طرف سے رسول کر آیا ہوں۔ حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷

انک لمن المرسلین۔ اے مرزا تو بے شک رسولوں میں سے ہے۔ (چشمہ معرفت ص ۲۱۷)

۱۔ خدا نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزاروں نبیاں پر تقسیم کئے جائیں تو ان کی نبوت بھی ان سے ثابت ہو سکتی ہے۔

کیا ایسے اوصاف و صریح الفاظ کے بعد بھی کہا جا سکتا ہے کہ مرزا جی نے دعویٰ نبوت نہیں کیا۔

بعض قرآنی و احادیث نبوی سے یہ امر ثابت ہے کہ حضور آقائے کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد نہ کوئی نبی آسکتا ہے نہ کوئی دوسرا دین۔ پس مرزا کے بارے میں مذکورہ بالا اقوال کے بعد دنیا بھر کے علماء نے کفر کا فتویٰ دیا۔ ایسا شخص جس کے اقوال کفریہ ظاہر و باہر ہیں وہ مجدد بھی نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ اسے مسلمان یا مجدد مانیں وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

خونی ملا کے آخری دن

جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی انگریزوں کے بھروسہ پر عام مسلمانوں کو سخت سے سخت گالیاں دینے کے عادی تھے۔ اسی طرح اس زمانہ میں اخبار الفضل اپنی موجودہ وزارت پر ناز کرتے ہوئے ۱۵ جولائی ۵۲ء ص ۴ پر لکھتا ہے۔

(۱) ہاں آخری وقت آپہنچا ہے ان تمام علمائے حق کے خون کے بدلہ لینے کا جن کو شروع سے لے کر آج تک یہ خونی ملا قتل کراتے آئے ہیں ان سب کے خون کا بدلہ لیا جائے گا۔

۱۔ عطا اللہ شاہ بخاری سے۔ ۲۔ بدایونی سے۔ ۳۔ ملا احتشام الحق سے۔ ۴۔ ملا محمد شفیع سے۔ ۵۔ ملا مودودی (پانچویں سوار) سے۔

(۲) ۱۹۵۲ء کو گزرنے نہ دیجئے جب تک کہ احمدیت کا رعب دشمن اس رنگ میں محسوس نہ کرے کہ اب احمدیت مٹائی نہیں جا سکتی اور وہ مجبور ہو کر احمدیت کی آغوش میں آگرے۔ الفضل ۱۹ جنوری ۵۲ء۔

(۳) مرزا بشیر الدین محمود نے ربوہ کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم فتح یاب ہوں گے اور تم مجرموں کے طور پر ہمارے سامنے پیش ہو گے اس وقت تمہارا وہی حشر ہو گا جو فتح مکہ کے دن ابو جہل اور اس کی پارٹی کا ہوا اس وقت تم اپنی کثرت پر ناز کرتے ہو حالانکہ یہی دلائل ابو جہل کے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی حق نہیں کہ وہ ہمارے ملک کی ۹۹ فیصدی کی آبادی کے خیالات کے خلاف کوئی بات کہے۔ جو دلیل آخر آج تم دیتے ہو کیا وہی دلائل ابو جہل نہیں دیا کرتا تھا تمہارے کہنے پر حکومت مجھے بے شک پکڑ سکتی ہے قید کر سکتی ہے مار سکتی ہے لیکن وہ میرے عقیدہ کو دبا نہیں سکتی اس لئے میرا عقیدہ جیتنے والا ہے اور بے شک ایک دن جیتے گا تب ایسا تکبر کرنے والے لوگ پشیمان ہونے کی حالت میں آئیں گے اور انہیں کہا جائے گا کہ کیا تمہارا فتویٰ تم پر عائد کیا جائے۔ الفضل ۳ جنوری ۵۲ء

حیرت ہے کہ ہماری حکومت نے اس قدر غلیظ بیانات کے بعد بھی کسی قسم کی حرکت نہیں کی۔

الغرض یہ وہ سب امور ہیں جن کے باعث دنیا کے ہر حصہ کے علماء بلا اختلاف عقائد قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے باہر سمجھتے ہیں۔ جن لوگوں کا ایمان صرف سیاست پر ہے وہ مرزا کے سیاسی عقائد پر نظر فرمائیں اور دیکھیں کہ قادیانی جماعت پاکستان کے بالمقابل کس قسم کا متوازی نظام قائم کر رہی ہے وہ پاکستان سے روپیہ لے کر پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کر رہی ہے۔ ملازمتیں پاکستان کی کرتے ہیں اور کام قادیانیت کا۔ اس قسم کے حالات کے بعد بھی نظر و فکر سے کام نہ لیا جائے گا۔ اس مختصر رسالہ میں ہم نے جستہ جستہ عنوانات قائم کئے انشاء اللہ دوسرے نمبر میں دیگر اہم عنوانات پر قلم اٹھایا جائے گا۔

ختم شد

آخری قسط

حجیت حدیث کتاب و سنت کی روشنی میں

حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اہمیت اور فتنۂ انکار حدیث کی مدلل تردید

از: امام اہلسنت مولینا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاریؒ

لمحہ فکریہ

قدرت کے اس تضاد عمل میں اہل فہم و فکر کے لئے بصیرت و نصیحت اور سبق و عبرت کا کوئی بھی سامان نہیں؟ اس کرشمہ قدرت سے یہ حقیقت ثابت نہیں ہوتی کہ جن حضرات انبیاء علیہم السلام کی حیات مقدسہ پر وقتی معاشرہ کی اصلاح منحصر تھی ان کی حیات طیبہ اور سیرت و تعلیمات کو اس وقت تک رکھا بعد کے لئے نہ ان کی ضرورت تھی نہ انہیں محفوظ اور باقی رکھا۔ مگر نبی آخر الزمان خاتم الانبیاء والمرسلین کی حیات مقدسہ اور سیرت و سنت مطہرہ پر قیامت تک پوری انسانیت کی صلاح و فلاح اور ہدایت و نجات موقوف و منحصر تھی' اس لئے اس کی جزئیات تک کو آیات قرآنی کی طرح قیامت تک محفوظ فرمایا۔ بلکہ اس کے راویوں کو بھی حیات جاوداں سے سرفراز فرمایا۔

وعدہ الذکر کی حفاظت کا ہے نہ کہ قرآن کی حفاظت کا

اور شاید اسی لئے رب العزت نے صرف قرآن کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا۔ فرمایا.... **انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون**○

تو "الذکر" میں قرآن کی ساتھ حدیث و سنت رسول بھی شامل ہے۔ رب العزت نے نہ تنہا قرآن کو نازل کیا اور نہ تنہا قرآن کی حفاظت فرمائی۔ قرآن کے ساتھ "الحکمۃ" یعنی نبی کریمؐ کی سنت نازل بھی فرمائی اور قرآن کے الفاظ کے ساتھ ساتھ نبی کریم کی سیرت و سنت کو قیامت تک محفوظ بھی رکھا۔

قرآن کی حقیقت

حدیث کی حفاظت درحقیقت قرآن کی معنوی حفاظت ہے' قرآن کے الفاظ و آیات ظاہر قرآن ہیں حقیقت قرآن کیا ہے؟ ان الفاظ قرآنی سے جو مراد ربانی ہے وہ ہے حقیقت قرآن! اور مراد ربانی کو کوئی بھی شخص نہیں جان سکتا سوائے اس محبوب ربانی کے جن کے ساتھ اللہ کی بات چیت ہے۔ اللہ رب العزت اپنے رسول معصوم کو صرف کتاب و حکمت وحی ہی نہیں فرماتے بلکہ اپنی وحی کی مراد سے اپنے رسولؐ کو مطلع فرما کر اس عمل کا حکم بھی دیتے ہیں

واتبع ما یوحیٰ الیک (پارہ۔ خاتمہ سورہ یونس) تو نبی کریم وحی الٰہی کو اپنے قلب و دماغ میں محفوظ رکھ کر مراد الٰہی و مطلوب ربانی کے مطابق عمل کرکے دنیا کو دکھا دیتے ہیں۔ یا اپنی زبان وحی ترجمان سے وحی الٰہی کی مراد بیان فرما دیتے ہیں۔ اصطلاح میں تو اسے سنت رسولؐ یا حدیث رسولؐ کہا جاتا ہے لیکن حقیقت میں یہ حقیقت قرآنی ہے' اور مراد ربانی۔

حدیث قران کی مراد متعین کرتی ہے

اگر قرآن کی مراد متعین نہ ہو تو ہر شخص اپنی ہوا و خواہش کے مطابق جو معنی چاہے کرکے قرآن کو بازیچہ اطفال بنا سکتا ہے' قرآن چونکہ بچوں کا کھیل نہیں۔ یہ بازیگہ طفلاں نہیں' یہ انسانیت کی نجات و ہدایت کا ابدی اور غیر فانی دستور و نظام ہے۔ اس لئے رب العزت نے اپنے قرآن کی حقیقت اور اپنے کلام سے اپنی مراد اپنے رسولؐ کی سنت و حدیث کی شکل و صورت میں دنیا کے سامنے واضح کر دی تاکہ کوئی ملحد و زندیق اپنی خواہشات و ہوا نفسانی کے مطابق معنی کرکے قرآن کو کھیل نہ بنا سکے۔

انکار حدیث کی حقیقت

جو لوگ حدیث کا انکار کرتے ہیں وہ اس حقیقت سے پوری طرح باخبر ہیں کہ جب تک رسولؐ کی سنت اور حدیث' قرآن کی پشت پر ہے ہم دین میں من مانی نہیں کر سکتے ہم قرآن کو اپنی اغراض فاسدہ و ہوائے خبیثہ کے لئے استعمال نہیں کر سکتے۔ اس لئے وہ دشمنان دین و قرآن پہلے حدیث پر ہاتھ صاف کرتے ہیں تاکہ قرآن کی معنوی تحریف کے لئے راہ صاف ہو سکے۔ مگر حضورؐ کی سنت اور حدیث قرآن کے ساتھ ساتھ قیامت تک باقی ہے۔ اس لئے کوئی ملحد و محرف اپنے مقاصد ملعونہ میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

قرآن کی مراد بیان کرنا

جو شرفاء لغت اور ادب کی بناء پر قرآن فہمی کا زعم رکھتے ہیں ان سے زیادہ جاہل اور "بے ادب" کوئی نہیں۔ قرآن کی حقیقت اور الفاظ قرآنی سے مراد ربانی کا بیان صرف اللہ کے رسول کا حق ہے۔ رب العزت فرماتے ہیں۔ **وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم** (پارہ ۱۴ نحل)

ہم نے آپ پر "الذکر" اتارا تاکہ آپ اسے لوگوں کے سامنے خوب واضح کر دیں۔

تو قرآن کی حقیقت اور کتاب اللہ کی مراد بیان کرنا صرف رسولؐ کا مقام ہے۔ جو لوگ حضورؐ کے قدموں میں آئے بغیر قرآن کے بڑے مفسر بنے پھرتے ہیں' ان سے بڑا احمق اور جاہل کون ہو سکتا ہے؟

قرآن اور سنت کا باہمی ربط و تعلق

۱۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں.... **لولا السنۃ ما فھم احد منا القرآن**۔ یعنی اگر (نبی کریمؐ) کی سنت نہ ہوتی تو ہم میں سے کوئی بھی قرآن نہ سمجھ سکتا۔

۲۔ امام احمد بن حنبل اور امام ابن عبد البر رحمہما اللہ کہتے ہیں سنت کتاب اللہ کی تفسیر کرتی ہے۔ کتاب اللہ کو بیان کرتی ہے۔

۳۔ ایک شخص کہہ رہا تھا کتاب اللہ ہمارے لئے کافی ہے' حضرت عمران بن حصین (صحابی رسولؐ) نے فرمایا تو احمق ہے' کیا قرآن میں کہیں ظہر کی چار رکعتیں اور ان میں جہر نہ ہونا مذکور ہے' اس کے بعد فرمایا....

ان کتاب اللہ ابھم ھذا وان السنۃ تفسر ذلک

کتاب اللہ نے اس کو مبہم رکھا۔ پھر سنت رسولؐ نے اس کی تفسیر کر دی۔

۴۔ تو حدیث رسولؐ کتاب اللہ کے ابہام کی تفسیر اور اجمال کی تفصیل کرتی ہے۔

۵۔ حدیث کے شہرہ آفاق امام علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ لکھتے ہیں....

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دو قسم کا

بیان ہوا ہے (۱) مجمل قرآنی احکام کا بیان مثلاً اوقات نماز' احکام رکوع و سجود' زکوٰۃ و مناسک حج' یہ تمام فرائض قرآن میں مذکور ہیں مگر مجمل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریح و تفصیل فرمادی۔ بیان کی دوسری قسم (۲) قرآنی احکام پر اضافہ ہے مثلاً پھوپھی یا خالہ نکاح میں ہو تو اس کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح کو حرام قرار دیا ہے۔ پالتو گدھے اور درندے کا گوشت حرام فرمایا ہے۔ خدا نے ہمیں اپنے رسولؐ کی اطاعت مطلق کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا بے چون و چرا اطاعت کرنا چاہئے۔

۱۔ امام شاطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

لان الکتاب یکون محتملا لامرین فاکثر فتاتی السنۃ بتعین احدھما قرآن کی عبارت میں کبھی دو باتوں کا کبھی اس سے بھی زیادہ کا احتمال ہوتا ہے۔

اور یہ متعین نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی یہاں مراد کیا ہے حدیث ان میں سے ایک احتمال متعین کرتی ہے۔ اور وہی قرآن کی مراد سمجھی جاتی ہے مثلاً قرآن کریم نے چوری کی سزا ہاتھ کاٹ دینا مقرر فرمائی ہے۔ مگر یہ بیان نہیں فرمایا کہ کتنے مال چرانے کی یہ سزا ہے اسی طرح یہ بھی تفصیل نہیں کی کہ کتنا ہاتھ کاٹا جائے۔ ان احتمالات کو سنت نے صاف کرکے بتلایا کہ جس مال کی چوری سے ہاتھ کاٹا جاسکتا ہے وہ مثلاً کم از کم دس درہم کی مقدار ہونا چاہئے اس کے بعد جب ہاتھ کاٹا جائے تو پہونچے پر سے کاٹا جائے' اس کا مطلب یہ نہیں۔ یہ احکام حدیث سے ثابت ہیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ یہ احکام خود قرآن سے ثابت شدہ ہیں حدیث نے صرف یہ بتلادیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہاں مراد یہ تھی۔

فکان السنۃ بمنزلۃ التفسیر والشرح لمعانی احکام القران

گویا سنت کتاب اللہ کے احکام کے لئے بمنزلہ تفسیر اور شرح کے ہے۔

درحقیقت قرآن و حدیث کتاب و سنت میں متن و شرح' اجمال و تفصیل اور ابہام و تفسیر کا رشتہ ہے۔ قرآن کریم بمنزلہ متن ہے۔ اور حدیث بمنزلہ شرح کتاب اللہ میں اجمال و ابہام ہے اور حدیث رسول اللہ میں اس کی تفصیل و تفسیر ہے۔ ان میں باہم جو رشتہ ہے اس کے پیش نظر ایک کو دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جس طرح ایمان کے سلسلہ میں خدا کی توحید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے جدا نہیں کیا جاسکتا کوئی انسان لاکھ نہیں کروڑ بار لا الہ الا اللہ کا ورد کرے۔ مسلمان نہیں ہوسکتا۔ جب تک محمد رسول اللہ نہ کہے اسی طرح کوئی شریف لاکھ قرآن کا مفسر و عامل بنا پھرے مسلمان نہیں ہوسکتا۔ نجات نہیں ہوسکتی۔ جب تک رسول کریم کی سنت سے تمسک نہ کرے۔

نجات وہدایت قرآن سنت پر منحصر ہے

حضرت امام زہری رحمہ اللہ نے کیا خوب کہا ہے' ہمیں اہل علم صحابہؓ سے یہ عقیدہ معلوم ہوا ہے

الاعتصام بالسنن نجات

سنت پر عمل کرنا' نجات اسی میں ہے۔

اور خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو ہدایت کو کتاب اللہ کے ساتھ اپنی سنت کے اتباع پر موقوف و منحصر ٹھہرایا ہے۔ فرمایا:۔

ترکت فیکم امرین لن تضلو ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ

یعنی میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں کتاب اللہ اور سنت رسولؐ جب تک ان دونوں پر کاربند رہو گے گمراہ نہیں ہوگے۔

جو لوگ سنت رسولؐ سے اعراض و اجتناب کرکے قرآن کو کافی سمجھتے ہیں انہیں چاہئے کہ خدا کو کافی سمجھ کر رسولؐ کا صاف کفر و انکار کردیں۔ اگر حدیث' قرآن کے خلاف سازش ہے تو محمد رسول اللہ' لا الہ الا اللہ کے خلاف کیوں سازش نہیں؟ پھر تو رسالت بھی توحید کے خلاف سازش ہے (معاذ اللہ) بفضلہ تعالیٰ ثابت ہوگیا کہ ... تشریع اسلامی میں حجت ہوتے منزل من اللہ یعنی فرمان خداوندی

باقی صفحہ ۲۳ پر

حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ

مسلمانوں کے مرزائیت سے نفرت کے اسباب

آخری قسط

قادیانی جماعت (بقول خود) انگریز کی وفادار فوج ہے' جس کا ظاہر و باطن گورنمنٹ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے

اسی فرمان کی بنا پر صحابہ کرام نے قیصر کی حکومت کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔ اس کے بعد صلیبی جنگوں میں عیسائی طاقتیں مسلمانوں کو برباد کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتی رہیں۔ گویا کہ ابتداء اسلام سے آج تک عیسائیوں سے جہاد ہوتا رہا۔ انگریزوں ہی نے خلافت اسلامی کو پارہ پارہ کیا۔ انگریزوں ہی نے فلسطین میں یہودیوں کو آباد کیا۔ اب مرزا صاحب کہتے ہیں کہ انگریزوں سے جہاد کرنے والے حرامی ہیں۔

"بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ سو یہ یاد رہے کہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض ہے اور واجب ہے اس سے جہاد کیسا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار کا کام ہے۔"

(اشتہار گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ص ۳۔ ملحقہ شہادت القرآن مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

بارھواں سبب

مخالفت جہاد اور اطاعت انگریزی میں کتابوں کی

پچاس الماریاں

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے جہاد کی مخالفت اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار تقسیم کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں بھر جائیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب' مصر اور شام' کابل اور روم تک پہنچایا۔ میری ہمیشہ یہی خواہش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ بن جائیں۔"

(تریاق القلوب مصنفہ غلام احمد)

تیرھواں سبب

مرزا صاحب کا آدھا دین انگریزوں کی وفاداری ہے۔

"دوستو! میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں۔ دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔"

(اشتہار گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ص ۳۔ ملحقہ شہادت القرآن مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

وہ حکومت برطانیہ جو خدا کی دشمن بحیثیت تثلیث پرست ہونے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمن (کہ آپ کو سچا نبی نہیں مانتی) قرآن کی دشمن (کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ نہیں مانتی) اسلام کی دشمن (کہ اس کے مٹانے کے درپے آزار رہی) ایسی بے ایمان و دشمن اسلام حکومت کی وفاداری مرزا صاحب کا جزو ایمان ہے۔ کیا کوئی سچا مسلمان مرزا صاحب کے اس عقیدہ میں ہم خیال ہو سکتا ہے۔ ہاں وہ لوگ مرزا صاحب کے ہمنوا ہو سکتے ہیں جو اپنے گناہوں کے سبب سے اپنی عقل سلیم کھو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی سمجھ بوجھ سلب کر لی ہو۔ اللھم لا تجعلنا منھم

چودھواں سبب

نبوت کا دعویٰ

"سچا خدا وہی ہے' جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(دافع البلاء ص ۱۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ۔

"میرے بعد تیس (۳۰) دجال پیدا ہوں گے۔ ان میں ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

لہٰذا مسلمان ہر مدعی نبوت کو اس حدیث کی بنا پر دجال کہتے ہیں۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی مسلمانوں کے عقیدہ میں انہی دجالوں میں سے ایک ہے۔

پندرھواں باب

عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ

"اس خدا کی تعریف جس نے مسیح ابن مریم بنایا۔"

(حاشیہ حقیقۃ الوحی ص ۷۲ اربعین نمبر ۳ ص ۳۲)

یہ دعویٰ تقریباً سب ہی کتابوں میں موجود ہے۔ مسلمان تو اس عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی آمد کے قائل ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً پونے پانچ سو سال پہلے پیدا ہوئے تھے اور جو دمشق میں آسمان سے نازل ہوں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت فرمائیں گے۔ نہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اپنا دین بنائیں گے۔

سولھواں سبب

ابراہیم علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

"آیت و اتخذوا من مقام ابراھیم مصلی اس کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا جو اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔"

(اربعین نمبر ۲ ص ۲۳)

اس دعویٰ میں قرآن کی آیت کی تحریف ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی بے ایمانوں سے بچائے۔ گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک مسلمان گمراہ ہی رہے کہ انہوں نے اس آیت کا مصداق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلطی سے بنائے رکھا تھا۔

برادران اسلام! مندرجہ ذیل حوالہ جات سے یہ صاف ظاہر ہو جائے گا کہ قادیانی نبی اپنے ہی فیصلہ کے مطابق کافر ہے' خارج از اسلام ہے' ملعون ہے' پاگل ہے' منافق ہے' مخبوط الحواس ہے' جھوٹا ہے۔

قادیانی نبی کی متضاد باتیں

ب۔ "قادیان طاعون سے' اس لئے محفوظ رکھی گئی ہے کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔"

(دافع البلاء ص ۵)

"اگرچہ طاعون تمام بلاد پر اپنا پرہیبت اثر ڈالے گی مگر قادیان یقیناً اس کی دست برد سے محفوظ رہے گا۔"

(اخبار الحکم ۱۰ر اپریل ۱۹۰۲ء)

"طاعون کے دنوں میں جب قادیان میں طاعون زور پر تھا' میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔"

(حقیقتہ الوحی حاشیہ ص ۸۴)

"چونکہ یہ امر ممنوع ہے کہ طاعون زدہ لوگ اپنے دیہات کو چھوڑ کر دوسری جگہ جائیں۔ اس لئے اپنی جماعت کے ان تمام لوگوں کو جو طاعون زدہ علاقہ میں ہیں منع کرتا ہوں کہ وہ اپنے علاقوں سے قادیان یا کسی دوسری جگہ جانے کا ہرگز قصد نہ کریں اور دوسروں کو بھی روکیں اور اپنے مقامات سے ہرگز نہ ہلیں۔"

(اشتہار لنگر خانہ کا انتظام حاشیہ)

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چھوڑ دیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ سے لڑائی لڑنے والے ٹھہرائے جائیں گے۔"

(ریویو جلد نمبر۶ ص ۳۶۵ مریدوں کے لئے عام ہدایت)

برادران اسلام! میں اس سے قبل مرزا صاحب کی کتابوں کے حوالے سے ثابت کرچکا ہوں کہ مرزا صاحب کو نبی نہ ماننے والے مسلمان حرامزادے ہیں۔ مرزا صاحب کے مخالف سور اور ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں۔ مرزا صاحب کو نہ ماننے والے شیطان ہیں۔

"کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے۔"

(ازالہ اوہام ص ۲۱ حاشیہ)

"جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جس کو دشنام دہی کہا جائے۔"

(ازالہ ص ۱۳)

"گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں۔"

(ضمیمہ اربعین ص ۳۔ ۴۔ ۵)

"ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ نبی قرار دیں۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ حاشیہ)

"مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی تھا۔

(البشریٰ جلد ۱ ص ۲۴)

"حضرت مسیح خدا کے متواضع اور حلیم اور عاجز اور بے نفس بندے تھے۔"

(مقدمہ براہین احمدیہ ص ۱۰۴ حاشیہ)

مرزا صاحب' مسیح (علیہ السلام) کے معجزے کے متعلق کہتے ہیں۔

"ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن مجید سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکا۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول ص ۳۰۷ حاشیہ)

"حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۶۸)

"عیسائیوں نے بہت سے آپ کے (یسوع) معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ)

"اور سچ صرف اس قدر ہے کہ یسوع مسیح نے بھی بعض معجزات دکھلائے۔ جیسا کہ نبی دکھلاتے تھے۔"

(ریویو ماہ ستمبر ۱۹۰۲ء ص ۳۴۳)

"حضرت مسیح کی حقیقت نبوت کی یہ ہے کہ وہ براہ راست بغیر اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کو حاصل ہے۔"

(اخبار بدر ۸ر رمضان ۱۳۲۰ھ ص ۶۸)

"حضرت مسیح کو جو بزرگی ملی وہ بوجہ تابعداری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ملی۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد ۲ ص ۱۲)

"خدا نے مسیح کو بن باپ پیدا کیا تھا۔"

(البشریٰ جلد ۲ ص ۶۸)

"حضرت مسیح بن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔"

(ازالہ اوہام ص ۳۰۳ حاشیہ)

"یہ قرآن شریف کا مسیح اور اس کی والدہ پر احسان ہے کہ کروڑہا انسانوں کی یسوع کی ولادت کے بارے میں زبان بند کردی اور ان کو تعلیم دی کہ تم یہی کہو کہ وہ بے باپ پیدا ہوا۔"

(ریویو اپریل ۱۹۰۲ء ص ۵۹)

"خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۹ حاشیہ)

نوٹ :- مرزا صاحب کے نزدیک یسوع مسیح حضرت عیسیٰ بن مریم کے نام ہیں چنانچہ مرزا صاحب کی عبارت ملاحظہ ہو۔

"مسیح بن مریم جس کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔"

(توضیح المرام ص ۳)

مسیح علیہ السلام کے متعلق متضاد باتیں

"میرا یہ دعویٰ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیش گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔"

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۹۵)

"اس عاجز نے جو مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔"

(ازالہ اوہام ص ۱۹۵)

"وہ ابن مریم جو آنے والا ہے' کوئی نبی نہیں ہوگا۔"

(ازالہ اوہام ص ۱۲۰)

"جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ چلتا ہے اس کا انہی حدیثوں سے یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی ہوگا۔"

(حقیقتہ الوحی ص ۲۹)

"یہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح بن مریم اس امت کے شمار میں آگئے ہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۶۴۳)

"حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۱۹۲)

"ہاں بعض احادیث میں عیسیٰ بن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا۔"

(حمامتہ البشریٰ ص ۷۷)

"مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔"

(تشحیذ الاذہان ماہ جون ۱۹۰۶ء)

"بائبل اور ہماری حدیثوں اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں۔ ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح بن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔"

(توضیح المرام ص ۲۰)

"حضرت عیسیٰ فوت ہوچکے ہیں اور ان کا زندہ آسمان پر معہ جسم عنصری جانا اور اب تک زندہ ہونا اور پھر کسی وقت معہ جسم عنصری زمین پر آنا یہ سب ان پر تہمتیں ہیں۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۲۳۰)

"آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷)

"ہم تو قرآن شریف کے فرمودہ کے مطابق حضرت عیسیٰ کو سچا نبی مانتے ہیں۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۱۰۱)

"حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص چھوڑ کر آسمان پر جا بیٹھے۔"

(براہین احمدیہ ص ۳۶۱)

"حضرت عیسیٰ پر یہ ایک تہمت ہے کہ گویا وہ معہ جسم عنصری آسمان پر چلے گئے۔"

(نصرۃ الحق براہین احمدیہ ص ۴۵)

"میرے دعویٰ کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہوسکتا۔"

(تریاق القلوب ص ۱۳۰)

"دوسرے یہ کفر کہ مثلاً مسیح موعود کو نہیں مانتا۔"

(حقیقتہ الوحی ص ۱۰۹)

مسیح کے چال چلن کے متعلق مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

"ایک کھاؤ پیو' شرابی' نہ زاہد نہ عابد' نہ حق کا پرستار' خود بین خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد ۳ ص ۲۳۔۲۴)

"انہوں نے (مسیح نے) اپنی نسبت کوئی ایسا دعویٰ نہیں کیا جس سے وہ خدائی کے مدعی ثابت ہوں۔"

(لیکچر سیالکوٹ ص ۳۳)

مرزا صاحب کا اپنے متعلق فیصلہ کہ خارج از اسلام اور کافر ہے

وما کان لی ان ادعی النبوۃ و اخرج من الاسلام والحق بقوم کفرین۔

"اور یہ مجھے کہاں حق پہنچتا ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں اور قوم کافرین سے جا کر مل جاؤں یہ کیونکر ممکن ہے کہ مسلمان ہو کر نبوت کا دعا کروں۔"

(حمامۃ البشریٰ طبع اول ص ۷۹)

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔"

(اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

"نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

"اور خدا کی پناہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی اور سردار دو جہاں محمد مصطفیٰ کو خاتم النبیین بنا دیا میں نبوت کا مدعی بنتا۔"

(حمامۃ البشریٰ ص ۸۳)

"سچا خدا وہی ہے' جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(دافع البلاء ص ۱۱)

مرزا صاحب کا اپنے ملعون ہونے کا فیصلہ

"ان پر واضح ہو کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۲ ص ۲۔۳)

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔"

(اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

"نبی کا نام پانے کے لئے مخصوص کیا گیا ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

مرزا صاحب کا اپنے متعلق فیصلہ کہ منافق اور پاگل ہیں

"ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔"

(ست بچن ص ۳۱)

مرزا صاحب کا اپنے متعلق فیصلہ کہ مخبوط الحواس ہیں

"اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۱۸۴)

مرزا صاحب کا اپنے متعلق فیصلہ کہ دانش مند نہیں اور ان کے حواس درست نہیں

"کوئی دانش مند اور قائم الحواس آدمی ایسے دو متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔" (ازالہ اوہام ص ۲۳۹)

مرزا صاحب کا اپنے متعلق فیصلہ کہ جھوٹے ہیں

"جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۱۱ حصہ ۵)

بر بنائے اسلام' بندہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی پوزیشن آپ کے سامنے واضح کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدنی اسلام پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو لوگ مرزائی ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں تائب ہو کر پھر اسلام کا متبع بنائے (آمین)۔

ختم شد

بقیہ: حجیت حدیث

ہونے کے علاوہ تعظیم و احترام' بیان و ارشاد' نقل و روایت' تدوین و کتابت' بقاء و حفاظت اور اثر و ہدایت کے لحاظ سے قرآن و حدیث میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں کے ناطق و مبین حضور کریم ہیں' دونوں کے سامع و مخاطب صحابہ کرامؓ ہیں۔ دونوں کے راوی ناقل صحابہؓ و تابعین ہیں۔ دونوں کا زمانہ ضبط و کتابت عہد نبوت ہے۔ دونوں کا عہد

تحریکِ ختمِ نبوت
1974

مولانا اللہ وسایا

تحریک ختم نبوت 1954ء تا 1974ء' قادیانی احتساب کی سرگزشت○ مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام اور مسلم لیگی حکومت کا عتاب○ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سہروردی کے نام خط○ ظفر اللہ خاں قادیانی کی نئی نویلی دلہن کے پرانے شوہر کی دلچسپ داستان○ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بزرگوں کو بشارتیں○ قادیانیوں کا خلیفہ ربوہ کے مظالم کے خلاف احتجاج اور بغاوت○ قادیان میں ختم نبوت کانفرنس○ مسیح موعود بننے کا پاکستانی امیدوار○ اسلامی ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ بند○ اسمبلی میں مولانا غلام غوث ہزاروی کے دلچسپ سوالات○ سکندر مرزا ایک قومی غدار○ "ایک غلطی کا ازالہ" کی شبلی○ محاذ قادیان پر کام کرنے والے مجاہد علماء کرام○ اقبال اور قادیانیت○ پنجاب یونیورسٹی اور قادیانیت○ قادیانی جماعت کا بجٹ○ فرقان فورس کیا ہے؟○ خلیفہ ربوہ کی مشکوک سرگرمیاں○ قادیانیوں کی اشتعال انگیزیاں○ اسرائیل میں مرزائی مشن○ ربوہ کا سالانہ میلہ○ ہفت روزہ "چٹان" کی شبلی○ مولانا عبید اللہ انور کی گرفتاری○ بھٹو اور مرزا ناصر○ فوج کا ہیڈ کوارٹر۔ ربوہ۔؟○ تبلیغ اسلام کے لیے قادیانیوں کا تقرر○ ایم ایم احمد قادیانی قائم مقام صدر پاکستان○ چینی سفیر ربوہ میں○ مرزائی لندن پلان○ مرزائی گھوڑے○ رفیق باجوہ پر قاتلانہ حملہ○ سانحہ سقوط مشرقی پاکستان اور قادیانی○ محکمہ تعلیم اور قادیانی○ قادیانی خلیفہ کو پاکستان ایئر فورس کی سلامی○ بھٹو کے خلاف مرزائی سازشیں○ ضلع ژوب میں قادیانیوں کا داخلہ بند○ مولانا شمس الدین کی شہادت○ ربوہ "علاقہ غیر"○ مرزائی سلطنت کے خواب○ پاک فوج میں قادیانی سازشیں○ براڈکاسٹنگ ان ربوہ○ ربوہ 'سازشوں کا مرکز'○ اسمبلی میں چودھری ظہور الٰہی کا خطاب○ صدر پاکستان اور قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد○ رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد○ "پاکستان قائم نہیں رہے گا" مرزا ناصر احمد کی دھمکی○ سانحہ ربوہ 1974ء○ قادیانی غنڈوں کا مسلمان طلبہ پر وحشیانہ ظلم و ستم○ حنیف رامے کی بدترین مرزائیت نوازی○ قادیانی حوروں کی حقیقت○ قادیانی جنت و دوزخ○ مرزا ناصر کے اندرون خانہ راز دار باورچی کا قتل○ کوثر نیازی ربوہ میں○ لیبیا کا انٹی ہلال اور قادیانی○ "شیزان" قادیانیوں کی فیکٹری○ ملک قاسم' مجید نظامی' آغا شورش کاشمیری کے عدالت میں باطل شکن بیانات○ مرزا ناصر احمد عدالت کے کٹہرے میں○ خلیفہ ربوہ کی لاہوری گروپ سے لاتعلقی○ سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں جسٹس صمدانی ٹربیونل کی رپورٹ کارروائی' مکمل اور مفصل جائزہ۔

○ کمپیوٹر کتابت○ عمدہ کاغذ○ اعلیٰ طباعت○ چار رنگا خوبصورت ٹائٹل○ مضبوط جلد○ صفحات 1224○ قیمت 200 روپے
○ جماعتی کارکنوں کے لیے قیمت صرف 120 روپے○ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے○ وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

ایک ایسی تاریخی دستاویز جس کا مدتوں انتظار تھا
پڑھیے اور تحفظ ختم نبوت کے لیے آگے بڑھیے

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: 40978

ترتیب و تدوین عہد صحابہؓ ہے۔ دونوں کی قیامت تک بقا و حفاظت کا ذمہ خدا نے لیا ہے۔ دونوں کو مدار حضورؐ نے ٹھہرایا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرات تابعین دونوں کا برابر احترام کرتے تھے۔

خلاصہ

یہ کہ ہر لحاظ سے دونوں میں تشابہ و توافق اور وحدت و یک رنگی ہے۔ لہٰذا قرآن کو ماننا اور حدیث کو نہ ماننا بہت بڑی زیادتی و دو رنگی ہے جب کسی اعتبار سے قرآن و سنت میں کوئی خاص فرق نہیں تو یا تو دونوں کو ماننا پڑے گا یا دونوں کا انکار کرنا پڑے گا۔

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہوجا
سراسر موم ہو یا سنگ ہوجا

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی المرسلین خصوصا علی حبیبہ سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین ○ ختم شد

بقیہ : لونگ کے کرشمات

مجلس کشت تمباکو بن جاتی ہی اور بات سننے والا بڑی نفرت کرتا ہے۔ یہ کیفیت بعض اوقات مسوڑوں کی خرابی سے ہوتی ہے اور اکثر معدے کی بدہضمی سے ہوتی ہے اس کے لئے لونگ کامیاب علاج ہے اور جوارش جالینوس اصلی بنی ہوئی بھی مفید ہے۔

لونگ اور نزلہ زکام

دائمی نزلہ اور زکام کا علاج لونگ سے ممکن ہے جب سردیوں کے موسم میں مریض کو نزلہ کی شدت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور چھینکوں کا طوفان اور ساتھ ہی زکام ہوجاتا ہے ساتھ ہی گلا بیٹھ جاتا ہے تو مریض کے لئے لونگ کا چوسنا چٹکی بھر چائے کے قہوہ (دودھ کے بغیر) کے ساتھ کھانا از حد مفید ہے اگر ایسے لوگ لونگ کے خاص تیل کے غرارے کریں تو گلے کی خرابی، آواز کا بیٹھ جانا، نزلہ، زکام اور گلے کے ورم کے لئے مفید و مجرب ہے۔

لونگ اور بدن کا درد

جوڑوں کا درد، کمر کا درد، پٹھوں کا درد، گردن اور شانے کے درد عرق النساء لنگڑی کا درد تمام دردوں کے لئے لونگ عجیب الاثر ہے اگر اس کو دن میں چار بار قہوے کے ساتھ استعمال کیا جائے تو بہت فائدہ ہوتا ہے غرض سردی کے تمام دردوں کے لئے مجرب شدہ ہے۔

لونگ اور نمونیا

پہلو درد، نمونیا اور پہلو کے کھنچاؤ کے لئے لونگ کو زیتون کے تیل میں جلا کر مالش کریں اور چٹکی بھر لونگ کھائیں۔ یہ نمونیا اور پہلو کے درد کے لئے مفید اور موثر ہے۔

لونگ اور مسلسل بول

ایک مریض ڈیڑھ گھنٹے کا بس سفر نہیں کرسکتا تھا کیونکہ اسے بار بار پیشاب ضرور کرنا تھا اور اگر پیشاب روکتا تو اسے محسوس ہوتا کہ ابھی دماغ کو چھیڑ دیا ہے۔ اور دماغ اور مثانہ پھٹنے کے قریب ہوجاتا ہے جب اس کو لونگ کا مسلسل استعمال کرایا گیا تو مریض کا بار بار آنا ہوا پیشاب نارمل ہوگیا۔ چھوٹے چھوٹے بچے اکثر بستر پر پیشاب کردیتے ہیں ایسے بچوں کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ اگر چالیس دن استعمال کرایا جائے تو بہت مفید ہے۔

مربہ آملہ ایک عدد صبح و شام، باجرے کی روٹی یا کھچڑی صبح و شام ہر کھانے کے بعد لونگ چٹکی بھر کھائیں لا علاج بیماروں کے لئے کامیاب نسخہ ہے۔

لونگ اور عورتوں کے امراض

لونگ سیلان الرحم لیکوریا کے لئے کامیاب نسخہ ہے جب پانی دہی کی طرح سفید ہو اندرونی ورم ہو ایام کی کمی ہو تو ان کیفیات میں لونگ از حد مفید ہے۔ بعض عورتوں کو حمل نہیں ٹھہرتا اگر ان کو لونگ چٹکی بھر استعمال کرایا جائے تو بہت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

لونگ اور دمہ

دمہ کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ بہت مفید ہے لونگ، آک کے پھول، نمک سیاہ ہموزن پیس کر گولیاں بنا کر چوسیں۔ یہ گولیاں دمہ، بلغم کی زیادتی، کھانسی، گلے کی خراش اور دم کشی کے لئے بہت مفید ہیں۔

لونگ اور دانت کا درد

داڑھ کے درد کے لئے دانت کے درد کے لئے اکیلی لونگ منہ میں رکھنا اس کا تیل روئی کے ساتھ رکھنا بہت مفید ہے۔

لونگ اور درد سر

سردی کی وجہ سے درد سر، آدھے سر کا درد، عصابہ کا درد مریض کو بے چین کردیتے ہیں ایسے میں اگر لونگ استعمال کی جائے تو تمام درد سر تمام ہوجائے۔

لونگ اور گوہانجنی۔

جب آنکھ کے اطراف میں پلکوں کے اوپر یا نیچے پھنسی نکل آتی ہے تو بہت تکلیف ہوتی ہے ایسے میں اگر یہ پھٹ جائے تو اس کا مواد آنکھوں میں چلا جائے تو آنکھ کو خطرہ ہوتا ہے اگر لونگ اور ہلدی کو پانی میں گھس کر لیپ کیا جائے تو جلد افاقہ ہوتا ہے۔

لونگ آشوب چشم کے لئے عجیب الاثر ہے جب آنکھ کے پہلو سے پیپ آتی ہو حتیٰ کہ آپریشن ناکام ہوگیا تو ایسی کیفیت میں لونگ اور ہلدی گھس کر آنکھ میں ڈالیں۔

لونگ اور ناسور زخم

پرانے سے پرانے زخم ناسور کے لئے لونگ اور ہلدی کا مرہم اعلیٰ درجے کا مفید اور مجرب ثابت ہوا ہے یہ زخم کو صاف کرنے میں بے مثال ہے اس کے علاوہ زخم کو بھرنے در ملانے میں لاثانی ہے مندرجہ بالا لونگ کے بارے میں کچھ فوائد قارئین کی خدمت میں پیش کئے امید ہے کہ دعاؤں میں احقر کو ضرور یاد کریں گے۔

نوٹ۔

احقر کے پاس سیکڑوں خط علاج معالجے کے لئے آتے رہتے ہیں میں نے اس تحریر کو تجارت کا ذریعہ نہیں بنایا ہوا بلکہ ذریعہ آخرت ہے اس لئے احقر جواب خط میں علاج تحریر کردیتا ہے جو آپ کو ہر دواخانہ سے مل سکتے کا میں نہیں کہتا کہ خط نہ لکھیں ضرور لکھیں لیکن اپنی طرف سے دوائی بھیجنے پر اصرار نہ کریں اس میں لالچ کا پہلو نکلتا ہے احقر آپ کے لئے مناسب علاج تجویز کردے گا۔

●●

استاذ کا ادب

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں کتاب کا ورق بھی نہایت آہستگی کے ساتھ پلٹتا تھا تاکہ میرے استاذ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اس کی آواز نہ سننے پائیں۔

اسی طرح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ربیع فرماتے ہیں کہ مجھے کبھی امام شافعی رحمۃ اللہ کے سامنے پانی پینے کی بھی جرأت نہ ہوئی یہ کیفیت استاذ کی ہیبت اور ادب کی وجہ سے تھی۔

(تذکر السامع والمتکلم)

شیخ ابو عبدالرحمن سلمی فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے اپنے استاذ سے دوران گفتگو یوں کہہ دیا کہ "کیوں" (یعنی آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں) تو انہوں نے فرمایا۔

"کیا تمہیں معلوم نہیں جو استاذ کے سامنے "کیوں" کہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔"

روزانہ ایک سیب کھائیے
کبھی معالج کے پاس نہ جائیے!
داناؤں کا یہ مشورہ درست، بشرطیکہ آپ کا معدہ بھی درست ہو اور سیب کو جزو بدن بنا سکے
ہاضمہ خراب ہو تو اچھی سے اچھی غذا بھی نظام ہضم پر بار بن جاتی ہے اور آپ قدرت کی عطا کردہ بہت سی نعمتوں سے صحیح طور پر لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔
اپنی صحت اور تندرستی کی خاطر کھانے پینے میں احتیاط سے کام لیجیے۔ سادہ اور زود ہضم غذا کھائیے۔
پُرخوری سے بچیے۔ مرچ مسالے دار پکوانوں سے پرہیز کیجیے کیونکہ یہ معدے اور آنتوں کے افعال پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔
اگر کسی وقت کھانے پینے میں بے احتیاطی ہو جائے تو نظام ہضم کی شکایات مثلاً بدہضمی، قبض، گیس، سینے کی جلن، درد شکم اور کھانے سے بے رغبتی سے محفوظ رہنے کے لیے نئی کارمینا لیجیے۔ نئی کارمینا معدہ اور آنتوں کے افعال کو منظم و درست رکھتی ہے۔
نئی کارمینا
NEO CARMINA
نظام ہضم کی اصلاح کے لیے پُرتاثیر ہاضم ٹکیاں
خوش ذائقہ
نئی کارمینا
ہمیشہ گھر میں رکھیے
Adarts-CAR-1/92

INTERNATIONAL CONSPIRACY OF QADIANI DOMINATION IN PAKISTAN

Is Govt. of Pakistan a party to this plan?

An Analysis in introspection

* USA is exercising pressure on Pakistan to withdraw legal and constitutional measures relating to Qadianis.

* Mirza Tahir Ahmed, head of Qadianis, invited the Indian High Commissioner to a Qadiani congregation in London and, in his presence, engineered slogans of "Long Live Bharat."

* Doctor Abdus Salam, Qadiani Scientist, has announced to hold an International Science Convention in Pakistan to undermine Pakistan's peaceful Atomic Energy project.

* Despite the declaration made by Pakistan Govt., that it would include a column of religion in Identity Cards, it stopped enforcement of its decision.

* Four Qadianis have been inducted as Ambassadors in important countries including Japan.

* Under cover of the proposed annulment of the Eight Amendment to Pakistan Constitution, secular lobbies have sprung into action to do away with the Presidential Ordinance, called the Anti-Islamic Activities of Qadianis (Prohibitions and Punishments) Ordinance of 1984.

* Qadianis have spread a net of International telecasts through dish antennae to misguide simple Musalmans.

IN VIEW OF THE ABOVE FACTS
WHAT IS YOUR RESPONSIBILITY?

Seriously think over and do your soul-searching but before arriving at a decision do measure up the blood-shot sacrifices of those inviolable men of honour who underwent toil and tribulations for a century to uphold the cause of final Prophethood for the benefit of Muslim Ummah.

BEWARE, May not shame and disgrace permeate through us on Doomsday Course before the haloed audience of Janab Khatmul Mursaleen Muhammad-ur-Rasool Allah (Sall Allaho alaihe wasallam). KMS.

GOD FORBID *GOD FORBID* *GOD FORBID*

FROM: Central Body Majlis-e-Amal, Tahaffuz-e-Khatme Nubuwwat, Pakistan,
Huzoori Bagh Road, Multan: Phone: 40978.

K.M. SALIM
RAWALPINDI

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

عظیم الشان

نویں عالمی

سالانہ

ختم نبوت کانفرنس

برمنگھم

بروز

اتوار

مورخہ 14 اگست ۱۹۹۴ء بمقام جامع مسجد برمنگھم

۱۸۰ بیلگریو روڈ برمنگھم صبح ۹ بجے تا شام ۷ بجے

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی

امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت

حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند

مہمان خصوصی

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت • حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام • مسئلہ جہاد • قادیانیت کے عقائد و عزائم

مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور انکی دہشت گردی ◆ کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت

کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دینگے اور انکا تعاقب جاری رکھیں گے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9، 9 ایچ زیڈ یو کے فون 071-737-8199

KHAT ME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

Registered No: M-160